

ترقی اور انصاف کا عہد

- * دیہی علاقے کی ترقی کے لیے منصوبے کا ۴۰ فیصد
 - * زرعی سہویات کی تصحیح اور زرعی پیدادار میں اضافہ
 - * کسان کو منافع بخش قیمت
 - * مزدوروں کو کم از کم تنخواہ کی گارنٹی
 - * نئی صنعتی پالیسی کے واسطے صنعت کاری کو نئی جہت
 - * کمزور طبقے کی فلاج و ترقی کے لیے خصوصی اقدام
 - * خواتین کی بہبود کے متعلق پروگرام
 - * نئی رہائشی پالیسی کے لیے بھی کی حوصلہ افزائی
 - * ٹیکس کے ڈھانچے اور سیلیں ٹیکس کے ضابطے کو آسان بنانا اور ٹکسون میں کمی آٹھویں بیجالہ منصوبے میں۔
 - * ترقی کی شرح ۶۰ فیصد
- خط افلاس سے یونچے زندگی گذارنے والوں کی فلاج و ترقی کے لیے خصوصی منصوبے۔
 قطار کے آخری شخص کی فلاج و ترقی کے تصور کو عملی شکل دینے کے سلسلے میں پیش رفت
 علاقائی عدم توازن کو دور کرنے کا عہد
 ۵۰ لاکھ فوجوانوں کو مزید روزگار

ہمارا نشانہ: قطار کے آخری شخص کی فلاج و ترقی
 ہمارا عہد: اچھی حکومت صاف ستر انظم و نسق

جاری کردہ: محکمہ اطلاعات و رابطہ عامہ اتر پردیش

LW/NP 58

RIZWAN

R.N. 2416 | 57

172/54 Mohammad Ali Lane Gwynne Road Lucknow-226 016



حج و عمرہ اور دیگر خدمات کے لئے

ایک مشہور عالم نام

ریزوان

سیاحت، غیر ملکی اسفار اور ترجمہ کے لئے

تشریف لائیے

RAINBOW

TRAVELS & TRANSLATORS

اے۔ 31، پالیکا بازار
گیٹ نمبر 3، کناث مرکس سندھان
3755479

فون: 267435

سجدہ رکزوالی
پنجاب روڈ، ایمن آباد، بکھرو
فون: 267435

نماجی - حضرت ولانا حمزہ بن حسین

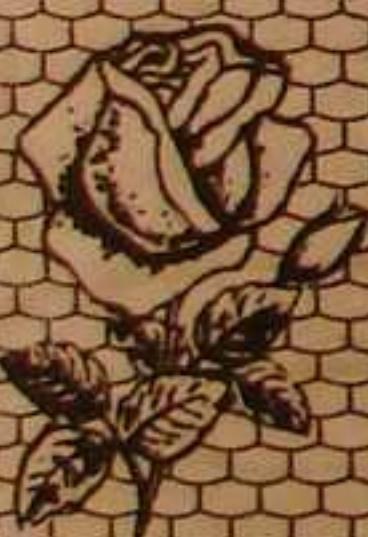
بیوائیں عمارت جہان

شمارہ نمبر ۶

جلد نمبر ۳

رضوان

سالاتِ نجمندہ
برائے ہندستان شانہ روپے
غیر ملکی ہوانی ڈاک ۱۵ امریکی ڈالر
خصوصی تعاون پانچ سو روپے
قیمت
فی شمارہ ۱۵ روپے



جولائی ۱۹۹۲ء

مجلس ادارت
ایڈیٹر
محمد حمزہ حسین
امامہ حسین میمونہ حسین
احماد حسینی ندوی
جعفر مسعود حسینی ندوی

بیوائیں عمارت جہان ۲/۵۲، رضوان، حرم علی میں گونج روڈ، لاہور

اُنہ کے سوا جو کچھ ہے سب اس کی خلائق ہے وہ سب کا خالق
ہے ادنی سے ادنی خلائق کی تخلیق میں بھی ہزاروں مصالح پوشیدہ ہیں
کسی خلائق کے اختیار میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ خلائق خدا کی کسی جنس کو مٹا کے سوا

اس کے کہ خالق خود ہی چاہے پس یہ شرک و کفر بدعت و ضلالت بھی خلائق باری یہ اس میں
تے کسی کو مٹا دالنا یہ کسی کے بس کی بات نہیں اور ہماری اور آپ کی کیا یہ تو کسی بھی اور رسول کی بھی ذمہ
نہیں ہے کہ وہ کفر و شرک کو مٹا دالے، اس کا کام تو انہی کو شش، جدوجہد، ہمدردی و دل سوزی کے ساتھ پیغام
خداوندی کو خلائق خدا تک پہنچا دیتا ہے اور افہام و تفہیم سے رافت و محبت سے ترغیب و تربیب سے حکمت
دعا سے خلائق خدا کو راه پر لانے کی کوشش کر گذرتا ہے اور بس۔

کفر پھیل رہا ہے، شرک عام ہو رہا ہے، بے جیا تہذیب کا جزوں بن رہی ہے۔ بکر و فیب داش مندی
کا ثبوت بن رہا ہے، جھوٹ کو پس کر دکھانا، جعل اصل بنادینا کمال سمجھا جانے لگا ہے، واعظین کی تقریریں
پکار رہی ہیں، مصنفوں کی تصنیفیں اعلان کر رہی ہیں، دینی رسائلوں کے مضامین چلا رہے ہیں یہ حق ہے
یہ باطل ہے۔ یہ روایتے یہ ناروا ہے۔ مگر خلائق خدا ہے کہ اس کے کام پر جوں نہیں رسکتی، وہ دوزخ کا رخ
کیے ہوئے ہے۔ تو کیا ہم کو تحکم کر بیٹھ جانا ہے؟ نہیں جب شیطان ہزاروں بار منکر کھا چکا ہے اور کھاتا رہے
گا وہ اینی کوشش میں غفلت نہیں بر تا تو ہم ہمت کیوں ہاریں۔ جب وہ ایسے کام پر مستعد ہے جس کی
اس پر ذمداری نہیں ہے بلکہ بعض وحدت اور عناد کے سبب اس نے یہ عنت اپنے سرمنڈھلی ہے تو ہم کسے خوش
ہو سکتے ہیں جب کہ ہماری ذمہ داری ہے۔ نتیجہ کے نم ذمہ دار نہیں۔ ہمارا کام تا حیات جدوجہد کی وصیت کرتے
رہنا ہے انشاء اللہ سعید رہیں ضرور استفادہ کریں گی اور ہم بہر حال ہا جو ہوں گے اور اگر ہم نے ہاتھ پر ڈال دیے
تو مواجهہ اور پکڑ کا اندیشہ ہے اس ایسے تمام دین داروں سے ہماری اپیل ہے کہ وہ امر بالمعروف اور کم عن المکر
یہ تاحیات مشغول رہیں اور ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہیں۔

بات پہنچانے کے مختلف مواقع ہوتے ہیں، بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ اس وقت زبانی عرض کیے گئے وہ
چند جملے کام کر جاتے ہیں جو ہزاروں کتابوں سے نہنے۔ اور با اوقات کرے کی تہائی میں کسی کتاب یا رسائلے کا
مضnoon دل میں اتر کر ایسی کاپاٹ کر دیتا ہے جو ہزاروں تقریریں نہ کر پاتیں، پس ہم کو کوئی موقع کو نہ چاہئے ہر قریت
چوکنار ہنا چاہیے، حضورت پڑے تو ہماری زبان کام کرے، اور حضورت پڑے تو ہمارا قلم چل پڑے، یعنی پڑھے لکھے
افراد کو معتبر کریں اور سنجیدہ رسائل کے مطالعہ کا مشورہ دینے میں ہماری زبان ہرگز دریغ نہ کرے، خود اپنے اندر
سے عیب نکالتے ہوئے ہم میں کا ہر فرد سنجیدگی کے ساتھ معاشرے کی خابوں پر تبصرہ کرنے کے بجائے
سارے انسانوں کو عموماً اور اپنے بھائیوں کو خصوصاً خرا یوں پر غور کرنے ان کے نقصانات کو کجھنے اور پھر ان کے توک
کر بس بر سنجیدگی کے ساتھ آمادہ کرنے کی کوشش کریں۔

غزل

۹ اکرم طفیل احمدی

ابن بہنوں سے

ادارہ

اچھی باتیں

مولانا محمد ادیس ندوی

حق طلاق عورت کو

مولانا عبد اللہ عیم پارسی

۱۰

کھانے کا ادب اور اسکی تعلیم

آمۃ اللہ تینم

۱۱

ملکہ حسن کا انتساب

مولانا محمد نشان حسنی

دعائیہ نعمت

امام ہان

۱۲

میں نے کیسے پڑھا

سعیخ محمد فتحی اندرسی

غلاموں کے ساتھ برتاؤ

مولانا عبد السلام ندوی

۱۳

میہمی دعوت

امۃ اللہ تینم

کام کی باتیں

ذال خاتون میری

۱۴

اچھے بڑے نام

ولیسہ نہت

گریتھا کی تہذیب سے اللہ کی...

شادیہ عاقل

۱۵

مشرقی اور مغربی عورت

امۃ اللہ تینم خاتون

تو اضع

محمد شعبان

۱۶

حضرت کے اخلاق

عائشہ زہرا

۱۷

ایم یہ نہ پڑھ سہ مہرہ میں نے لفڑی افٹر بس میں جسپا کرد فرمادنا میون ۲۴، گلگلیں گوان روپی گھنٹے شانی کی



مولانا احمد اولیٰ ندوی نگاری

احسن باتیں

قرض میں مہلت یا معاافی

آنکھ میں آنسو آگئے ادھر کار رسول امیر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص اپنے قرضدار کو مہلت دیتا ہے یا
قرض معاف کر دیتا ہے وہ قیامت کے
دن عرش کے سایہ میں ہو گا۔

صحابہؓ نے صرف یہ کہ مہلت دیتے
تھے بلکہ قرض معاف کر دیا کرتے تھے۔
ایک شخص پر حضرت ابو یوسف کا قرض
تحایر آدمی بہت تنگ دست تھا،
حضرت ابو یوسف نے کہا کہ جاؤ تمہارا
قرض معاف ہے۔

ایک دفعہ ایک جنازہ آیا جس پر
تین دینار قرض تھا، رسول امیر صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھنے سے
انکار کر دیا، تو حضرت ابو قاتدہ الفهاری
نے کہا یا رسول امیر میں اس کا قرض
ادکر دوں گا، تب اپنے نماز جنازہ
پڑھائی۔

امانت

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ مَكْسُمَةً
أَنْ تُؤْذِنَ الْأَمَانَاتِ
إِلَى أَهْلِهَا. (نساء-٨)

امانت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی

ہوئے تو اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ میرا
خیال ہے کہ میں بھی آج مظلومانہ شہید
ہو گا، مجھ کو سبے زیادہ اپنے قرمن کی فکر
ہے، ہماری جانداری پر کوئی بھی طے
قرض ادا کرنا، اور اگر مجھوں ہو جانا تو
ہمارے خدا سے مدد چاہنا۔
صحابہؓ کرام قرآن کے حکم کی وجہ
سے قرضداروں کو مہلت دیتے تھے،
ایک شخص پر حضرت قاتدہ کا قرض آتا
تحاوارہ تھا اس کو آتے تھے تو یہ گھر میں
چھپ جاتے تھے، ایک دن آئے
اور ان کے بیچ سے بوجھا کر دہ کہاں ہیں؟
اس نے کہا کہ گھر میں کھار ہے یہ ہے؟
بلکہ بوجھا کیوں چھپ کے تھے؟ بولے
سخت تنگ دست ہوں، مرے
ساکنوں کے خواکر دے۔

مزدورت پر لوگ ایک دوسرے
سے ادھار لیتے رہتے ہیں! ایک چلیے کہ
آدمی قرمن کو جس قدر جلد ہو سکے ادا کر دے
حدیث میں ہے کہ تم میں اچھے لوگ
ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہیں،
حضرت نبیر حب جنگ جمل میں ترک
حضرت نبیر حب جنگ جمل میں ترک
صوناں لکھنؤ ۱۹۹۲ء

دعائیہ لغت

رخہا نکہت لاری ام ہاں تکھو
عشقِ بھی سے اے خدا اب تکی دید تھے
تاریکی قلب و نظر کروشی دید تھے
قول و عمل کو پھر رسول پاک کی خوبی ملے
گھر ہوں کو پھر بنی کی پس روی دید تھے
عام ہو تعلیمِ احمد مجتبیِ صلی اللہ علیہ
بے صفتی ختم کر کے راستی دید تھے
خلق کی خدمت کا جذبہ ہو رسول اللہ سما
پھر بشر کو کار آمد زندگی دید تھے
دست کے ادراک دس واتے اع مصطفیٰ
آہ ضج لُو کو اشکوں کی نہی دید تھے
مختلف را ہوں پہ اب تک آبلہ پائی ملی
راحتِ جاں نہیں مدینے کی کلی دید تھے
روح ہانی کی صفائحے خلر سے ہو سرفراز
بدیں کامل کی ذرا سی چاندنی دید تھے

اسی قسم کے آدمی امانت دار ہکلاتے
ہیں، ہمارے بیغیرہ صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے امانت دار تھے، عام
طور سے لوگ آپ کو ایں ہکتے تھے،
دشمنوں کو بھی آپ پر بھروسہ تھا، حضور
کہتے تھے کہ امانت میں خیانت کرنا یہاں
کہنی (الغافق) کی نشانی ہے، فرمایا جس
میں امانت نہیں ہے اس میں ایمان
نہیں ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص سے آئی
کچھ کھو ریں قرض میں، چند روز کے
بعد وہ تقاضہ کو آیا، آپنے ایک انصاری
کو حکم دیا کہ اس کا قرض ادا کر دیں، انصاری
نے کھو ریں دیں لیکن وہ ایسی عجرہ نہ
تھیں جیسی اسے دی تھیں، اس شخص
نے یعنی سے انکار کر دیا، انصاری نے
رضوان لکھنؤ

علیہ وسلم نے یہ جملے ہنئے تو آپ کی
آنکھ میں آنسو بھرائے اور فرمایا کہ
بانکل پکے۔
کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کی دی ہوئی کھو ریئنے سے انکار کرتے
ہو، یولا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کوئی آدمی اگر مال رکھائے تو اس
کو اسی طرح والپس کر دے۔
۲۔ کوئی اپنا راز بتائے تو اس کو کسی
پر ظاہر نہ کرے۔
۳۔ کوئی کسی معاملہ میں مشورہ کرے
تو سچا مشورہ دے۔
۴۔ اپنے کو جس کام کے قابل نہ بھجے
اس سے الگ ہو جائے۔



حدیث کی روشنی

امَّةُ اللَّهِ تَسْبِيمًا

کہانے کا ادب

اور اس کی تفہیم و ترجمہ

کہانے کے اختتام پر دعا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہانا کھا کر یہ کہا، سب تعریف اللہ کیلے جس نے مجھے بغیر کسی حیلہ اور قوت کے آگے سے جب دستِ خوانِ الحکایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا فرماتے تھے۔

الحمد لله كثيرون لبيت أمبار حكا
فيه غير مكفي ولا مستغنى
عنه جه ربنا

(ابوداؤد۔ ترمذی)

نالپندیدہ کہانے کے

ساتھ حضور کا معاملہ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کہانے میں عیب نہیں نکالا اگر پسند آیا تو نوش فرمایا اور نالپندیدہ ہوا تو جھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

تعریف کا نتیجہ

حضرت معاذ بن انس سے

ضنوان بخوبی

سرکہ کی تعریف

حضرت جابر سے روایت ہے کہ بنی صہے ائمہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مالاگا۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس اس وقت سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپنے سرکہ مٹکوایا اور اس کو کھاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، سرکہ کتنا اچھا سالن ہے، سرکہ خوب سالن ہے۔

روزہ کی حالت میں دعوت

دی جائے تو کیا کرنا چاہئے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرو، اگر روزہ ہو تو اس کے حق میں دعا کر دا دراگر روزہ نہ ہو تو کھالو۔ (مسلم)

دعوت میں تجاویز ایک بلائے ادمی

کیسا لھو جاپ حضور کا میزبان اجاہ لینا

حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور کی دعوت کی، آپ کے لیے کہا تا ایک رکھا جس کو بیخ

نہ بنایا جائے۔

حضرت عمرؓ کے عہد میں زراعت کو جو ترقی ہوئی اور اس کی وجہ سے محاصل و خراج میں بڑا اضافہ ہوا اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اکثر مفتوح نوموں کو آزاد رکھا تا کہ وہ آزادی کے ساتھ زراعت کے کاروبار میں صرف رہیں۔

غلاموں کا کتاب بنانا

غلاموں کو آزادی کی ایک صورت یہ ہے کہ ان سے یہ شرط کر لی جائے کہ اتنی

مدت میں وہ اس قدر رقم ادا کر کے آزاد ہو سکتے ہیں یہ حکم خود قرآن مجید میں مذکور ہے۔

فکا قبوہم ان عملتہ فیہم خیروں اگر تم کو غلاموں میں بخلافی نظر کو ان سے مکابتت کرو۔

یا کن حضرت عمرؓ کی خلافت سے پہلے یہ حکم و جو بیہیں سمجھا جاتا تھا یعنی آقا کو عابرہ مکابتت کرنے یا نہ کرنے کا اختیار تھا یا کن

حضرت عمرؓ نے علاً اس حکم کو جو بیہی قرار دیا،

چنانچہ جب سیرین نے اپنے آتا حضرت انسؓ

سے مکابتت کی درخواست کی اور انہوں نے

اس کو منظور کر کے اسے انتہا کر دیا تو حضرت

عمرؓ نے ان کو بلوک کر کر ڈے لگوائے اور

قرآن مجید کی اس آیت کی رو سے ان کو

معاہدہ کتابت کرنے پر بحثور کر دیا۔

حضرت عمرؓ ہمیشہ اس قسم کے غلاموں

کی آزادی میں انسانیاں پسیدا کرتے رہتے

جو لان ۱۹۹۲ء

جو لان ۱۹۹۲ء

جو لان ۱۹۹۲ء



غلاموں کے ساتھ برداشت

دیا کہ اگر کسی قبلہ کا کوئی شخص کسی تبیلہ میں غلام بنایا گی ہو تو وہ اس کے بد لے میں دونوں غلام بطور فدیہ کے دے کر آزاد کرا سکتا ہے اسی طرح ایک لوہنڈی کے عوض میں دلوہنڈی دے کر آزاد کرائی جا سکتی ہے، کہ پاس قبیلہ بنو تمیم کی ایک لوہنڈی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کے پیارے کا سامان اس کو آزاد کر دیونکریہ سما عیل کی اولاد میں سے ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود آپ اہل عرب کا غلام بنانا پسند تھا کہ ان کو لوہنڈی غلام بنانا کر تھا فوج پر قسم کر دیا جائے یا کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں فرماتے تھے یا کہ حضرت عمرؓ نے عام قانون بنادیا کہ عرب کا کوئی شخص غلام مقرر کر کے ان کو بالکل آزاد کر دیا ہے لہنڈ کا کوئی کو لوگوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تھی وہ گرتار ہوئے تو لوہنڈی غلام بنانے کے عہد خلافت میں تھا مل مرتدہ کے جو لوگ مدینہ میں بیحتج دیے گئے، یا کہ حضرت عمرؓ نے ان کو بھی دا پس کر دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشرفؓ کے نام عام یا غلام بنایا گے تھے ان کی نسبت یہ حکم رضوان بخوبی

پر خلف ارشد میں غلاموں کو عام مسلمانوں صاف ہے بیچھے سکلتا ہے کہ صحابہ کرام کے زمانے کے برابر سمجھتے تھے، چنانچہ اس کی بعض میں شخصی اور ملکی دونوں حیثیتوں سے مٹا لیں حسن معاشرت کے عنوان میں گزر غلام عنلام نہیں رہے تھے بلکہ چکی میں۔
مسلمانوں کے ایک فرد بن ان تمام مراتب کے پیش نظر ہو جانے کے بعد گئے تھے۔

خ

تمنلے سے کہیں مجھ جیسا دیوانہ نظر آئے
کوئی لوٹ شہر بھر میں جانا پہچانا نظر آئے
یقین اس کا کچھ اس صوت سے آجائے مرے دل کو
نظر جس سخت اٹھے روئے جانا نہ نظر آئے
بھسلتے پھر ہے ہیں اہل دل لیکن نہیں ملتا
کہیں تو معرفت کا کوئی میخانہ نظر آئے
علامت یہیں اک تہذیب نوکی ہے مرے ہدم
کر درت دل میں ہون ظاہر میں یارا نہ نظر آئے
تمھاری بزم میں مجھ جیسا سادہ لوح کیس کرتا
جہاں مجھ کو سبھی چالاک فرزانہ نظر آئے
بلکت خیریاں پہنچاں ہیں مانا ان نگاہوں میں
مگر ایسا بھی کیا ہر سخت دیرا نہ نظر آئے
طفیل بے نوا تاحدِ امکان اس کی کادش کر
ترے، شوار میں فکر حکیما نہ نظر آئے

تعالیم پاتے تھے، چنانچہ ایک بار حضرت
ام سلمہ نے ان صاف کرنے کے لیے
۱۔ مکتب سے اڑ کے طلب یکے تو کہا۔ مجھ کا کہ آزاد
بچے دیجیے جائیں۔

علاموں کو امان دینے کا حق دیں

امان دینے کا حق صرف فاتح قوم کو حصہ
ہوتا ہے لیکن خلفاء نے یہ حق خود غلاموں کے
بھی دیا چنانچہ ایک بار مسلمانوں نے ایک قلعہ
کا محاصرہ کیا تو ایک علام نے محصور فوج کے
امان دے دی تمام مسلمانوں نے کہا اس
کا اعتبار نہیں ہے” لیکن ان لوگوں نے
کہا، ہم آزاد اور علام کو نہیں جانتے، اب
اس باب میں حضرت عمر شاہ سے استفسوا اب
کیا گیا تو انہوں نے لکھ بھیجا کہ مسلمانوں کے
کے غلاموں کا معاملہ خود مسلمانوں کا معاملہ
ہے۔

علماء کی عزت و ابراز کی حفاظت

خلفا دراشدین لونڈیوں اور علاموا
کی عزت و آبرد کا اسی قدر بآس کرتے ہے
جس قدر ایک آزاد مرد یا آزاد عورت کے
کیا جا سکتا ہے، ایک بار ایک علامہ
کسی لونڈی کی ناموس بزنا جائز حملہ کیا او
حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی تو غلامؓ کو جلا و طے
کر دیا۔

مساوات | ان حقوق کے علاوہ زاتی طور پر

تھے ایک بار ایک مکاتب غلام نے مال جمع کیے بدل کتابت اد بنا چاہا لیکن آقانے ایک بار اس رقم کے لینے سے انکار کر دیا اور باقسا طالینا چاہا وہ حضرت عمر بن الخطاب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کل رقم لے کر بیت المال میں داخل کرادی اور کہا تم شام کو آنا میں تھیں آزادی کا فرمان لکھ دوں گا اس کے بعد لینے یا نہ لینے کا مختارے آقا کو اختیار ہوا، آقا کو نہ ہوئی تیاس نے آکر یہ رقم دھول کر لی۔

ام دلد کے بیع و شراء کی ممانعت

قرآن مجید میں اسی ممانعت کا ذکر ہے کہ اگر کوئی ایک عامل نے علاموں کو دل طیفہ نہیں دیا تو اس کو لکھ بھیج جا کہ کسی مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھنا نہایت بُری بات ہے، حضرت عمر بن الخطاب نے اور مختلف طریقوں سے علاموں کو مالی اعاانتیں دیں اہل عوالي کے مزدوری پیشہ علاموں کی مردم شماری کرائی اور ان کے روزی نے جابر کی یہ کے حضرت عثمان بن نے اس کو اور ترقی دی اور خواراک کے ساتھ مسلمان کپڑے بھی مقرر فرمائے، حضرت عمر بن الخطاب کا معمرا تھا کہ ہفتہ کے روز عوالي کو جلتے اور جو غلام از کار رفتہ نظر آتے ان کے شیکس معاف کر دیتے۔

کہ جب ایک عامل نے علاموں کو دل طیفہ نہیں دیا تو اس کو لکھ بھیج جا کہ کسی مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھنا نہایت بُری بات ہے، حضرت عمر بن الخطاب نے اور مختلف طریقوں سے علاموں کو مالی اعاانتیں دیں اہل عوالي کے مزدوری پیشہ علاموں کی مردم شماری کرائی اور ان کے روزی نے جابر کی یہ کے حضرت عثمان بن نے اس کو اور ترقی دی اور خواراک کے ساتھ مسلمان کپڑے بھی مقرر فرمائے، حضرت عمر بن الخطاب کا معمرا تھا کہ ہفتہ کے روز عوالي کو جلتے اور جو غلام از کار رفتہ نظر آتے ان کے شیکس معاف کر دیتے۔

قافونا و حکماً اس کی ممانعت فرمادی چننا پخچ تمام امر اے فوج کے نام فرمان بھیج کر بھائی کو بھائی سے اور لڑکی کو ماں سے جدا نہ کیا جائے، ایک بار بازار میں شورش کر حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے دربان یہ تا د کو بھیجا تو معلوم ہوا کہ ایک لوہنگی کی ماں فروخت کی جا رہی ہے، انہوں نے تمام نہایا جریں و انہمار کو جمع کیا اور آیت دلّا قطعو اد حامکم کو پڑھ کر کہا کہ اس سے بڑھ کر کیا قطع رحم ہو سکتا ہے کہ لڑکی کو ماں سے جدا کیا جائے چننا پخچ اس کے بعد تمام امر اے کے نام فرمان بھیج دیا کہ اس قسم

حضرت عثمانؓ نے نام طور پر یہ ہدایت
کی کہ جو لوگوں کی کوئی پیشہ نہیں جانتی اور جو علام
صغریں ہیں ان کو کسی پیشہ کی تکلیف نہ دی
جائے ورنہ ناجائز طریقہ سے وہ روز بینہ
پیدا کر لے گے لیکن اس کے ساتھ ان کو عمدہ
کھانا دیا جائے

علماء کی تعلیم | سب سے بڑھ کر یہ
علماء کو تعلیم سمجھی دلائی، ایک بار ہندوی مائی
علماء پکڑ کر آئے تو سفرت عمر خانؒ نے ان کو مکتب
میں داخل کر دیا۔

علماء کے ظیفے | بیت المال سے
علماء کو مسلمانوں کو جو
وظیفہ ملتا تھا اس میں علام برادر کے
شرکیک تھے ادل ادل حضرت ابو بکر بن
علماء کو بیت المال میں نام مسلمانوں
ہا شرکیک بنایا، ابو داؤد کتاب الخراج
میں حضرت عائشہؓ رضی مسروقی ہے
حکان ابی یقسنم لاحر والعبد
(میرے باپ علماء اور آزاد کو مال تقیم
فرما دیتے تھے)

حضرت عثمانؓ نے حمراں بن اہان کو خرید
کر لکھنا سکھایا اور اپنا میرنشی بینایا۔ بخاری
سے معلوم ہے کہ مکاتب میں آزاد پجوا،
کے ساتھ ہمت سے علماء کے اڑکے بھی
حضرت علیؓ نے جب باضا بعلہ طور پر تمام
مسلمانوں کے دن طالع فرقہ فرمائے تو آقا
کے برابر علماء کے دن طالع بھی مقرر رہ
فرمائے ان کو اس بات میں اس قدر کو تھی

ام دل کے بیع دشراہ کی ممانعت

آقا سے جس لوڈی کے اولاد پیدا ہو جاتی ہے اس کو ام دل کہتے ہیں، حضرت عمر خٹکے عہد خلافت سے پہلے اس قسم کی لوڈیاں عام لوڈیوں کے برابر سمجھی جاتی تھیں لیکن حضرت عمر خٹکہ یہ عام قاعدہ مقرر فرمادیا کہ اس قسم کی لوڈیاں نہ فرخت کی جاسکتیں نہ ان میں دراثت جاری ہو سکتیں، نہ ان کا ہبہ ہو سکتا بلکہ رہ آقا کی موت کے بعد آزاد ہو جائیں گی، اس طرح لوڈیوں کا، آزادی کا نیا رہستہ بدل آیا۔

اسیں جنگ سے اعزہ و اقارب کو جدا نہ کرنا

اگرچہ صحابہ کرام مدد یا اور اعلاً قات خود ہی
قیدیوں کو ان کے اعزہ دا قارب سے جدا
کرنا ناجائز بھتے تھے، لیکن حضرت عمر بن
رضا علیہ السلام

مدد و معاشر کائنات

مولانا سید شانی حسینی

ہُسْلَمَانٌ عورت کو اس کا صاف
ادھر سچے حکم ہے کہ وہ غیر محروم مردوں کے
احتلاط اور سیل جوں سے بچے اور ان تمام
لغزشوں سے حفاظت کے لیے زینب رائش
کے اظہار اور بن مٹھن کرنے کی ممانعت
سختی کے ساتھ کی گئی ہے، حتیٰ کہ حکم ہے
کہ وہ اپنی نگاہوں کو نجی رکھے۔ قرآن کریم
نے اس کی تفصیل سے ہدایت کی ہے
اور بغیر کسی تفرقہ کے حکم دیا ہے:
**وَقُلْ لِلّٰهِ مُؤْمِنٰتِ تَيْغُضُنَ مِنْ
أَبْصَارِهِنَّ وَيَخَفْلُنَ فُرُودَ جَهَنَّمَ
ذَلِكَ يُبَدِّيُنَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلَيَضُرِّ بُنَّ بِخُمُرٍ
هِنَّ عَلٰى جِيُودِ بِهِنَّ اَعْ**
اور فرمادیجئے، مسلمان عورتوں
سے کہ وہ اپنی نگاہ میں نجی رکھیں
اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت
کریں اذرا اپنی زینت کی جگہوں
کو نظاہرنہ کریں مگر جو کھلی ہی
رہتی، میں اجس کے چھپا نے

بھی ہے اُنل ہے، کہ پنجا تنا اور کسا ہوا۔ ہم
ٹرک کے تجربات سے ہر زمانہ میں کھرا تر نہ
وala کبھی کسی تبدیلی کی حاجت کے پیدا
ہونے کا امکان ہی سرے سے خارج
از بحث ہے

وَلَنْ تَجِدَ لِسْتَ اهْتَدِي بِلَا هُ
(سورة فاطر ۳۴)

(پہلی قسط)

حق طلاق



تم اللہ کے قانون میں کسی طرح کی تبدیلی
نہ پادھے اس کا قانون اس کی فطرت کے
مطابق ہوتا ہے
فَطَرَ اللَّهُ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا يَدِينُ لِخَلْقِ اللَّهِ (سورہ روم ۲۳)
مخلوق کو اس قانون الہی کو بدلتے کی حراثات
ذکر نہ ہے۔

فطرت کو بد لئے والے اپنی زندگی کے
جہاز کو اپنے ہاتھوں بے لنگر کر ڈالتے
ہیں کوئی کہنے کہ ہم اس فطری قانون کو
بدل کر رکھ دیں گے یا کوئی از خود اپنی
بھالت اور بے علی سے اس قانون کو
ناقابل عمل تصور کرے تو جیتے جی وہ
مُردوں سے بھی بدتر زندگی کے غذاب میں
مبستلا ہو کر رہے گا۔ یورپ کا حال اب
غیراں ہے، ان کی عالمی زندگی بے لگام
لا دینی طرز نکرنے کیسی دھماکہ خیز صورت
پیدا کر رکھی ہے جس کے حاصل شدہ
خوناک تباخ سے پورے یورپ کے

معرفین اب اس بات پر لوٹ
پڑے ہیں کہ اسلامی قانون میں عورت کو
حق طلاق نہیں بے اس لیے اس قانون
کو بدل کر عورت کی حق تلفی کو بند کیا جانا
چاہیے معاصر مان الفاظ میں یہ اعتراض
اپنے اندر پوری شیطانی غلطت لے
ہوئے ہے سمجھ کہتے ہیں کہ شریعت
کسی قانونی اور انسانی دماغ کا سوال ہی
نہیں۔ یہاں شریعت اسلامی تو اس
خدا کے رب العالمین اور خلق ا العلیم
کی نازل کی ہوئی ہے جو انسان کا پیدا
کرنے والا ہے اور اس کی تمام فرتوں
سے رافت ہے۔
عورت و مرد کے تعلقات کو اسلام بھر

اسلامی میں عورت کو مرد سے چھکارا حاصل کرنے کے لیے حق خلع دیا گیا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ عورت کو حق طلاق نہیں؟
بس لفظ کا فرق ہے مرد کے لیے اگر طلاق کا حق ہے تو عورت کے لیے خلع حاصل کرنے کا حق ہماری شریعت نے رکھا ہے۔ الفاظ کا فرق تو ہونا ہی چل بیٹھے عدالتی و قانونی الفاظ کو ایک دوسرے سے ممتاز رکھنا بھی تو ضروری ہے۔ قانونی احکام کسی اچنڈ و غانے سے نافذ نہیں ہوتے انھیں نافذ کرنے والات قانونی دفعہ ہوتا ہے۔ پھر یہاں تو سرے سے

مدد

کسے پر مدد

شیخ محمد فتح اندر لی

پیچے کی سطروں میں ایک اندر لی بزرگ شیخ محمد بن عبد الرحمن کی آپ بیتی کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ ایسے نازک دور میں جب کہ اندر لی کی ساری زمین سماں پر تنگ ہو رہی تھی جن مسلمانوں نے اس سرزی میں پر چار سو سال بڑی شان و شوکت سے حکومت کی تھی دہ لاوارث مال کی طرح تقسیم کیے جا رہے تھے پھول کو زبردستی عیسائی اسکوں میں داخل کیا جاتا جس کی وجہ سے وہ خود بخود عیسائی ہو جاتے مددوں کو تسلی یا ملک بذرکر دیا جاتا اور عورتوں کو غلام بنایا جاتا تھا اور ہسلام کا نام یعنی والوں کو طرح طرح کے عذابوں میں بدلنا کیا جاتا۔ اس طرح لاکھوں پھول کو کم عمری ہی سے خنزیر اسکوں میں داخل کر کے مرتد بنایا گیا۔ ان بزرگ کے والدے کس طرح جان گرھوں میں ڈال کر ان کو دینی تعلیم دی اور آخر کار ان کو مرتد ہونے سے بچایا گیا۔ ہم اپنے گرد پیش کا بجا رہ لیں اور اپنے بھوکوں کی نکوکریں۔

میری عزیزیں سال کی تھی مجھ کو ان کو بتلاتا۔ انھوں نے ایک تھنی بھکر کے کھنچنے کی اور اس پر روزانہ عربی ترمذ اور الفاظ لکھ دیتے اور مجھ کو یاد کرایتے ہیں بڑھتے ہو؛ میں نے جواب دیا پھر ہمیں بُرعتا۔ والدہ نے کہا مجھ کو بتلا دو میں سب جانتی ہوں، میں نے اس پر بھی بتلانے سے انکار کر دیا۔

والدے مجھ کو یہ بھی بتلایا کہ جب تم گر بھے یا صلیب اور تصویروں یا بتوں نہ کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں اس کی کسی کو خبر تک نہ کر دوں اور اگر کوئی بچھے تو میں کسی کوئی اس کے اثر سے محفوظ رہو گے

میری عزیزیں سال کی تھی مجھ کو حکومت کی طرف سے عیسائی اسکوں میں داخل کیا گیا جہاں میں انجیل کی تعلیم حاصل کرتا تھا اس حال میں تین سال گزر گئے ساتویں سال جب مجھ کو تھوڑی بہت سمجھائی تو والد نے میری اسلامی تعلیم کی ملاف بوری توجہ کی اور اس سلسلہ کی باتیں سکھا دیتے تاکہ اسکوں کی لادینی اور کفر و شرک کو با تیں مجھ کو تراز نہ کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں اس کی کسی کو خبر تک نہ کر دوں اور اگر کوئی بچھے تو میں کسی کوئی بچھے کر آج کیا پڑھ کر تے ہو۔ میں

اپنے بھی! اور کوئی ان خادمانوں کے سترستوں سے سوال کرے کہ تم اپنی بیٹیوں اور بھوؤں کو کہاں تک لے جانا چاہتے ہو اور کوئی خود ان بیٹیوں سے عرض کرے کے وہ بیسوں جن کی عصمت و عفت کی قسم کھائی جاسکتی تھی اس آزادی کے تیجے میں تم کو کیا ملا اور آج چند انسانوں کی تفریح کے سامان کے علاوہ بعض اسی کیا یہیت ہے اور خدا جانے یہ سملہ کہاں جا کر فتح ہو کر جنسی خواہشات کی کوئی حد نہیں۔

بے جواب کا تحریک جلانے والوں اور اس تحریک کو پانی دینے والیوں کے پاس کوئی معقول اور ورزی جواب نہ ملے گا اس لیے کہ تحریک رہات و مشاہدات ان کے دعووی کی بر طاعت دید کر رہے ہیں یوں تو اگر من و فتح کا امتیاز ہی اٹھ جائے اور شرم و جما کا معیار ہی بدل جائے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

خود کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خود جو چاہے آپ کا حسن کر شتم ساز کرے اور کیا ایسے واقعات اور ان کی اشاعت ہمازی غیرت ایمانی اور حیا و پا کا دامنی کہ جیخ نہیں کرتی اور دیکا ان واقعات کے بعد ہمیں ہم دعوی کر سکتے ہیں کہ بے جواب اور بروگی سے عفت دا برو کافر خیں۔

ہونا ضروری نہیں کوئی ان ہوں پرست یہ دوں اور آزادی نسوان کی تحریک جلانے والیوں سے پوچھ کر تم نبے نقابی کی تحریک چلا کر کیا خدمت انجام دی اور میں کوئی نیک عمل قبول نہ ہو گا۔

جس کا جسم حرام مال پر گھوڑوں سے نکال کر کس مقام پر لکھا کیا اور ابھی تک بخاری پیاس کا منظر ہوتا ہے، ان مناظر کے قوڑ اخبارات میں شائع ہوتے ہیں اور اس کو مقابلہ بنانے کی حق المقدور کو شش کی جاتی ہے۔ ہر حساس اور حداد انسان کے دل کا کڑھنا اور اس کو دیکھ دیکھ کر آنسو بہانا ایک فطری امر ہے بے جواب کیا آگ کی ایک طبق اور کسی ایک قوم تک محدود نہ ہی۔ افسوسناک بلکہ تشویشناک باتیں ہے کہ اس آگ نے اس مذہب دملت کی بیٹیوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا جن کے یہاں نگاہ کا بلند کرنا اور لباس تک کی زیب دا رائش ایک گناہ تھا اور جودوں کے سامنے بھرہ کھونے کو بھی بے جواب کی بات بھی تھیں۔

آپ کو یقین آئے یا نہ آئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ مسلمان ملکوں کی بعض عوامیں بھی اس میں شرکت کرنے لگی ہیں۔ ابھی چند ہی دن کی بات ہے کہ ایک عربی اخبار میں ایک نو روشنائی قیمتی عربی اور عورتیں نیم عربیاں بس میں مکفری ہیں رہمنوان بھئن

حرام مال کی قاثر

- دس درہم کے بس میں ایک درہم حرام کا داخل ہو گیا تو نماز قبول نہ ہو گی۔
- حرام کا ایک لفہ کھائیے پر جایس دن تک کوئی نیک عمل قبول نہ ہو گا۔
- جس کا جسم حرام مال پر گھوڑوں سے نکال کر دوڑخ کے سوا کچھ نہیں

اپنے سامان منگوانے شروع کیے جب
سامان آگیا تو استانی جی نے کہا
لاؤ بھوکر کھاو ل۔ ایک دن سب سامان
لے آئیں۔ استانی جی نے کہا تم
دونوں الگ الگ اور جنم کو بخانا
ہے اس کی ترکیب پوچھلو اور خوب
غور سے سنو پھر اطہیناں سے
پہکاوا۔ اچھا خولہ تم پہلے انڈے کی
فیر فی کی ترکیب سنو۔
دودھ کو ایک پتیلے میں جڑھادو
اور بر بر جلانی رہو۔ جب دودھ کا جھا
ہو کر رہبری ہو جائے تو اس کو
ٹھنڈا کر کے اس میں تمام انڈے
زردی سمیت توڑ کر ڈال دو اور خوب
ملاؤ۔ پھر شکر ڈال کر خوب پھینسو۔
پھر الائچی کے دلے پیس کر اور
زعنفران کو گھس کر اسی میں ملا دو۔ اس
کے بعد ایک تسلیہ میں رکھ کر سر پوش
سے بند کر دو اور نیچے اور بر سرگ
رکھ دو۔ اور دیکھو سرپوش ایسا
ہو کر آگ یارا کھاند رہ جانے
پائے تھوڑی دیر کے بعد کھول کر
دیکھنا اگر بچوں کی ہو اور سرفی آگئی
ہو تو اس اس لینا اور ٹھنڈی ہوئے
بر جاتو سے کٹو سے کے مانند
مکرے کاٹ لینا اس کا خیال ہے

مسٹر دعوت

امۃ اللہ ترییم

با توں با توں میں مغرب کا وقت
اور اپنا اپنا حساب لکھو اور صبح کو ہر ایک
آگیا استانی جی اچھیں اور سلیمانی اور خولے کے
با کاوا۔ اچھا خولہ تم پہلے انڈے کی
فیر فی کی ترکیب سنو۔
دو دھو کو ایک پتیلے میں جڑھادو
اور بر بر جلانی رہو۔ جب دودھ کا جھا
ہو کر رہبری ہو جائے تو اس کو
ٹھنڈا کر کے اس میں تمام انڈے
زردی سمیت توڑ کر ڈال دو اور خوب
ملاؤ۔ پھر شکر ڈال کر خوب پھینسو۔
پھر الائچی کے دلے پیس کر اور
زعنفران کو گھس کر اسی میں ملا دو۔ اس
کے بعد ایک تسلیہ میں رکھ کر سر پوش
سے بند کر دو اور نیچے اور بر سرگ
رکھ دو۔ اور دیکھو سرپوش ایسا
ہو کر آگ یارا کھاند رہ جانے
پائے تھوڑی دیر کے بعد کھول کر
دیکھنا اگر بچوں کی ہو اور سرفی آگئی
ہو تو اس اس لینا اور ٹھنڈی ہوئے
بر جاتو سے کٹو سے کے مانند
مکرے کاٹ لینا اس کا خیال ہے۔

با توں با توں میں مغرب کا وقت
اور اپنا اپنا حساب لکھو اور صبح کو ہر ایک
آگیا استانی جی اچھیں اور سلیمانی اور خولے کے
با کاوا۔ اچھا خولہ تم پہلے انڈے کی
فیر فی کی ترکیب سنو۔
دو دھو کو ایک پتیلے میں جڑھادو
اور بر بر جلانی رہو۔ جب دودھ کا جھا
ہو کر رہبری ہو جائے تو اس کو
ٹھنڈا کر کے اس میں تمام انڈے
زردی سمیت توڑ کر ڈال دو اور خوب
ملاؤ۔ پھر شکر ڈال کر خوب پھینسو۔
پھر الائچی کے دلے پیس کر اور
زعنفران کو گھس کر اسی میں ملا دو۔ اس
کے بعد ایک تسلیہ میں رکھ کر سر پوش
سے بند کر دو اور نیچے اور بر سرگ
رکھ دو۔ اور دیکھو سرپوش ایسا
ہو کر آگ یارا کھاند رہ جانے
پائے تھوڑی دیر کے بعد کھول کر
دیکھنا اگر بچوں کی ہو اور سرفی آگئی
ہو تو اس اس لینا اور ٹھنڈی ہوئے
بر جاتو سے کٹو سے کے مانند
مکرے کاٹ لینا اس کا خیال ہے۔

با توں با توں میں مغرب کا وقت
اور اپنا اپنا حساب لکھو اور صبح کو ہر ایک
آگیا استانی جی اچھیں اور سلیمانی اور خولے کے
با کاوا۔ اچھا خولہ تم پہلے انڈے کی
فیر فی کی ترکیب سنو۔
دو دھو کو ایک پتیلے میں جڑھادو
اور بر بر جلانی رہو۔ جب دودھ کا جھا
ہو کر رہبری ہو جائے تو اس کو
ٹھنڈا کر کے اس میں تمام انڈے
زردی سمیت توڑ کر ڈال دو اور خوب
ملاؤ۔ پھر شکر ڈال کر خوب پھینسو۔
پھر الائچی کے دلے پیس کر اور
زعنفران کو گھس کر اسی میں ملا دو۔ اس
کے بعد ایک تسلیہ میں رکھ کر سر پوش
سے بند کر دو اور نیچے اور بر سرگ
رکھ دو۔ اور دیکھو سرپوش ایسا
ہو کر آگ یارا کھاند رہ جانے
پائے تھوڑی دیر کے بعد کھول کر
دیکھنا اگر بچوں کی ہو اور سرفی آگئی
ہو تو اس اس لینا اور ٹھنڈی ہوئے
بر جاتو سے کٹو سے کے مانند
مکرے کاٹ لینا اس کا خیال ہے۔

اوغر بزون سے ملایا جو اپنا ایمان چھپا کے
ہوئے تھے اور اس کے بعد ہم سب
ایک جگہ جمع ہوتے اسلام کی باتیں ہوتیں
تبادلہ اخیالات ہوتے اور عہد کرتے کہ
اپنے دین کے لیے ہر قربانی کے لیے
تیار رہیں گے میرے والد کا مجھ پر اتنا
بڑا احسان ہے کہ مجھ کو کفر و شرک سے
بچا لیا۔ اس کے لیے بڑی بڑی قربانی
دی۔ اگر والد تو جم نہ کرتے اور مجھ کو اسلام
کی تعلیم نہ دیتے تو میں اپنے پیارے
دین اسلام سے کبھی واقعہ نہ ہوتا بلکہ گرجا
کی تعلیم مجھ کو اسلام کا دشمن بنادیتی۔
میں اپنے والد کے ہمراہ مختلف شہروں
میں پھر اور بعض ایسے بزرگوں اور علماء سے
ملا جن کی صحبت نے میرے اندر ایمان و
یقین کو اور زیادہ راخ کر دیا۔ اور
خد تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا، اور
اندر تعالیٰ بڑے ذریعہ دست حکمت دے
لیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

میرے والد بھی انتہائی ہوشندی
گیانکوٹ کے جاسوس نہایت تندی سے
اپنا کام کر رہے تھے، تھوڑے ہی عرصہ
میں ان لوگوں کی زرنیز میں مسلمانوں سے فالمی کرا
لی گئی، جو لوگ شہادت سے پنج گے وہ ترک
والد سے بہت بخوبی سکھا اور اسلام
کے عقائد و اعمال میرے دل میں اتر گئے
اور والد کو مجھ پر بڑا لینا ہو گیا کہ میں
اب پھنسنے والا نہیں ہوں چلے گے مجھ پر
جس طرح کا بھی عذاب نازل کیا جائے
تو میرے والد نے اپنے بند دستوں
زم جھوکی۔

اوڑہ آئیں یہ ہیں جو میں پڑھتا رہتا۔
بَلْ رَفِعَهُ اللَّهُ لِعِيْدِهِ وَ كَانَ
اَهْلُهُ عَوْنَى زَانِحِكِيمَاهُ
اوران کے کفر کی وجہ سے اور حضرت
مریم علیہ السلام پر ان کے بڑا بھاری
بہتان دھرنے کی وجہ سے اور ان کے
اس ہنپتے کی وجہ سے کہ ہم نے سیع ابن
مریم جو رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا
حال انکا انھوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان
کو سوئی بڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گی
اور جو لوگ ان کے بارے میں انتلاف
کرتے ہیں وہ غلط ایجاد میں ہیں ان کے
پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بھر ٹھنی یا توں
بڑھ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک
(اول) مکھی کو تو پیدا کہنے نہیں کئے گو
سب کے سب بھی رکھنے نہ انجام ہو جائیں
اور پیدا کرنا تو بڑی بات وہ ایسے
عابر ہیں کہ اگر ان سے سکھی کچھ چھین
لے جائے تو اس کو رکھو اس سے بھڑا
(ہی) نہیں کئے ایسا عابد بھی بھر اور
ایسا معبد بھی بھر۔

اور پوری سورہ کافرون
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَفَرُونَ إِنَّمَا
وَبِكُفْرِهِمْ وَقُوَّلَهُمْ عَلَى مَرْيَمَ
بُهْتَانَأَعْظِمُهُمْ لَادَ قُوَّلَهُمْ إِنَّ
قَاتَلُنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
رَسُولُ الْأَئِمَّةِ وَمَا قَاتَلُوْهُ وَمَا
صَلَبُوْهُ وَلَكِنْ سُبْتَهُ لَهُمْ وَإِنَّ
الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيْهِ لَهُمْ شَكَّ
مِثْمَةً مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا

ترجمہ: شاہد عاقل قادری

مختصر مهندس

ماخذ سعودی گزٹ، جدہ

- کہ نہ بہت سرخ ہونہ پہلی ہو نکالنے
وقت تسلہ میں گھی لگالینا، بس
جادا اپنا کام کرو۔

اچھا سلمی تم نان خطای کی ترکیب
سن، پہلے گھی اور شکر کو توب پھینسو
اتنا کر جل ہو جائے اور سفید
ہو جائے پھر اس میں میدہ ملا لو
اور ملا کر بھوتی بھوتی لوئی، بھوتی
پیڑے کے مانند بنادا اور تسلہ
میں سادہ کاغذ پچھا کر اس پر دہ
لوئی رکھ دو اور پستہ اور بڑو بخی
کے درق کاٹ کر اس پر خوبصورتی
کے ساتھ جماد دپھر اس پر سر دپش
ڈھک کر نیچے اور آگ رکھ دو
نیچے کل آگ بہت زیادہ نہ ہو رنہ
جل جائے گی اور ذرا ذرا دیر میں
کھول کر دیکھتی رہنا جب خوشبو
آجائے اور پیازی رنگ اجاءے
اتار لینا

دو نوں لڑکیاں گیں اور اپنا
اپنا کام شروع کر دیا۔ نیچے نیچے میں
استانی جی جاتیں اور بچوں نہ بچو
بتا آئیں۔

نلہر تک دنوں کی چیزیں تیار
ہو گیں اور بہت عمدہ پکیں، شام
کے سچے سچے نہیں تھے

• ان سے غافل ہیں۔
آپ کو چاہیے کہ بلند اور تیز آواز
سے نہ بولیں اس لیے کہ شوہر ہرگز
اس عورت کو بڑی نگاہ سے دیکھتا
ہے جو تیز اور تند آواز میں بولتی
ہے اور اس عورت کو پسند کرتا ہے
جس کی آواز نرم اور بلکی ہو۔

• آپ کبھی بھی اپنے شوہر کے سامنے
تفہیمی بھی بھوٹ نہ بولیں اس لیے
کہ اگر کبھی آپ کا بھوٹ کھل گیا تو
آپ کا اعتبار بالکل جاتا ہے گا۔

• آپ اپنے شوہر سے نئے نئے
موضوع پر گفتگو کیا کریں تاکہ وہ با اگر
ہو ٹالوں اور تفریح گا ہوں میں
اپنائزیا دہ وقت ضائع نہ
کیا کریں۔

• آپ اپنے بچہ کو نو دغرض بنانے
کی کوشش نہ کریں، اس کو
سکھایا کچھے کہ وہ کس طرح دوسروں
سے مل کر رہ سکتا ہے اور تنہ بہ
کھیل کو دکا عادی نہ ہو۔

• باور چی خانہ میں زیادہ
دچپی یابھے اور اس کو زیادہ
سے زیادہ صاف ستھرا
اور انظام سے رکھے۔

ادر پر لطف گفتگو شروع ہو گی۔ اتنے
میں استانی جی، گیس سب ادب سے
کھڑی ہو گیں اور سلام کر کے بیٹھو
گیں، استانی جی نے دعا میں دیں
اور ایک مختصری شگفتہ تقریر کی جس
میں خانہ داری اور دستکاری پر زور
دیا اور کہا بچیوں اور توں کا اچھا زیور
اور جو ہر سلیقہ مندی اور خانہ داری
ہے۔

سب نے خود مزہ لے لے کر
کھایا اور کہا استانی جی یہ ترکیبیں
ہم سب کو بتلائیں تاکہ ہم سب
کو ایسا پکانا آجائے۔ استانی جی
بولیں آج تو وقت نہیں، مغرب کا
 وقت آگیا پھر کبھی چلوسماز پڑھیں۔

کام کیلے
واب خاتون (معمری)

• جس روز آپ کے خادم کی چھٹی ہو
اور وہ گھر پر ہوں تو آپ کو بھی چلے ہیئے
کہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر اپنے
خادم ہی کے پاس رہیں تاکہ وہ
اپنے کو تنہا محسوس نہ کریں۔ آپ کی
دوسرے کاموں میں شغوفیت سے

卷之三

نوال خاتون (امیری)

- دُنونِ لڑکیاں کیسیں اور اپنا
اپنا کام شروع کر دیا۔ نیچے نیچے میں
استانی جی جاتیں اور پچھوٹنے پچھوٹنے
بتا آتیں۔

نلہ تک دُنون کی چیزیں تیار
ہو کیسیں اور بہت عمدہ پکیں، شام
کو گھر کے صحن میں دستِ خوان
بچھا اور ساری سہیلیاں جمع ہو کیسیں

 - جس روز آپ کے خادم کی چھٹی ہو
اور وہ گھر پر ہوں تو آپ کو بھی چلے یئے
کہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر اپنے
خادم ہی کے پاس رہیں تاکہ وہ
اپنے کو تنہا محسوس نہ کریں۔ آپ کی
دوسرے کاموں میں مشغولیت سے
ان کو یہ نہ محسوس ہو کہ گھر گرتی اور
بچوں کی دیکھ بھال کی وجہ سے آپ
 - مل کر رہ سکتا ہے اور تہہر
کھیل کو دکا عادی نہ ہو۔
 - باور چیخ نام میں زیاد
دیکھ پی یہ ہے اور اس کو زیاد
سے زیادہ صاف ستھر
اور انظام سے رکھے۔

کے ذریعہ واقعیت حاصل کرنا شرعاً
اور بھی بُرْحاد یا اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض
کو اور ان کے لیے دردناک سزا ہے
اس وجہ سے کو وہ بھوق بولا کرتے تھے
پھر گریتھا کو یہ افسوسناک خبر ملی کہ
ان کے جوان بھائی کانار دے میں اچانک
استقال ہو گی جس کی وجہ سے ان کناروں
جانا پڑا۔ گریتھا تھا کہ دونوں شفیت
رسول اللہؐ میں پڑھا تھا کہ دونوں شفیت
ایک سونے کا برتن لیے ہوئے جس میں
برن بھری تھی، رسول اللہؐ کے پاس
اُنے اور سینہ مبارک چاک کر کے برن
سے دھو یا، چونکہ قردن سو ہمیشہ برن سے
ڈھکا رہتا ہے اس لیے گریتھا نے اس
واقعہ کا اہلاق ٹرد مسوب کی اور اپنے بھائی
کی تدبیخ کے وقت اسلامی دعا پڑھی۔
گریتھا پھر نیو یارک دا پس آ گئیں
اور اس کے پھر عرصہ بعد انہوں نے سعودیہ
ایرلانڈ (سعودی عرب میں ایرلانڈ) میں نوکری کر لی اور اس کے مکتب اطیعت
یلس آفس) میں کام کرنے لگیں۔ اپنے
کام کے سلسلہ میں گریتھا نے سعودی عرب
کے بہت نے شہروں کا سفر کیا اور ان
کو دوسرے عرب مالک کے بھی کوئی شہروں
کو دیکھنے کا موقع ملا۔ بغیر سمجھے ہوئے
کہ ان کے اندر کی تدبیخ میں پیدا ہوئے ہی
ہے گریتھا نے مسلمانوں کے رسم و رواج
در طریقہ زندگی سے عربی فاظوں و افعال
لیے آئی ہوئی ہیں۔

ایک دن گریتھا کے دفتر کا ایک
شخص کی تربیت عیسائی ماحول میں
تھی اور وہ چرچ میں بھی کام کرچکا تھا
نے کہا کہ وہ "اللہ کے وجود کا اقرار کر
مگر اس نے یہ بات ایسی بے ادبی
کہی کہ اس کا طرز تکلم گریتھا کو بہت
اس کے طرز سے ایسا معلوم ہوتا
کہ اللہ عجل شانہ کے وجود کا اقرار کر
وہ ایک احسان کر رہا ہے۔ گریتھا
محسوس کیا کہ وہ اپنے عیسائی سما
طرز کے بہنہ سے اسلامی طرز سے ز
مسفع ہیں۔

گریتھا کو اب یقین ہوتا جا رہا تھا
کو اب اپنا مذہب تبدیل کر لینا چا
اور یہ بات خاموشی سے انہوں نے ج
طلال عبدالمجید صاحب کو بتا دی۔ ط
صاحب بہت نوش ہوئے اور انہوں
فوراً گریتھا کی ملاقات نیو یارک کے اس
سنٹر کے امام سے طے کر دادی۔
گریتھا نے بتایا کہ ان کا اسلام
با سخت سادہ طریقہ سے ہوا جس میں ن
رسومات تھیں نہ کوئی اہم واقعہ ہوا مگر
طریقہ نے ان کا دل جیت لیا اور اب
روح پر قبضہ کر لیا۔ یہ سب ایک ماہ
ہوا اور اب وہ حجاز عمرہ اور زیارت
لیے آئی ہوئی ہیں۔

اسی درمیان میں "سعودیہ ایرلانڈ"
کی نیو یارک شانہ میں ایک نئے سعودی
میں بھر جانا بخلال عبدالمجید صاحب نے روزِ غیر
جناب طلال عبدالمجید صاحب نے روزِ غیر
کی نماز کے بعد چند منٹوں کے لیے آپس
میں اسلامی موضوعات پر بات چیت کا
آغاز کی جس میں ہر ایک شریک ہو سکتا
تھا۔ گریتھا کو بار نماز دیکھنے کے لیے
رکیں مگر با وجود خواہش کے نہ نماز کو سمجھ
سکیں اور نہ ہی اس کے بعد کی دینی بات
چیت کو اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہوتی
تھیں۔ ایک دن انہوں نے اپنے میں بھر
جناب طلال عبدالمجید صاحب سے گزارش
کی کہ کیا وہ بھی سمجھ سکتی ہیں کہ بات کرنے
والے کیا کہہ رہے ہیں اس پر جناب
طلال عبدالمجید صاحب نے بہت خوشی کا انہیار
کی اور اس دن سے بات چیت عربی کے
بجائے انگریزی میں ہونے لگی تاکہ گریتھا
اور دوسرے لوگ جو عربی نہیں جانتے
خود وہ بھی بات سمجھ سکیں۔

گریتھا نے بتایا کہ یہ طریقہ کا ردت
طلب تھا مگر ان کو روز محسوس ہوتا تھا
کہ وہ طلال عبدالمجید صاحب کی بالتوں سے
متغیر ہوتی جا رہی ہیں۔

ایک دن گریتھا کے دفتر کا ایک
کے ذریعہ واقعیت حاصل کرنا شرعاً
اور بھی بُرْحاد یا اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض
کو اور ان کے لیے دردناک سزا ہے
اس وجہ سے کو وہ بھوق بولا کرتے تھے
پھر گریتھا کو یہ افسوسناک خبر ملی کہ
ان کے جوان بھائی کانار دے میں اچانک
استقال ہو گی جس کی وجہ سے ان کناروں
جانا پڑا۔ گریتھا تھا کہ دونوں شفیت
رسول اللہؐ میں پڑھا تھا کہ دونوں شفیت
ایک سونے کا برتن لیے ہوئے جس میں
برن بھری تھی، رسول اللہؐ کے پاس
اُنے اور سینہ مبارک چاک کر کے برن
سے دھو یا، چونکہ قردن سو ہمیشہ برن سے
ڈھکا رہتا ہے اس لیے گریتھا نے اس
واقعہ کا اہلاق ٹرد مسوب کی اور اپنے بھائی
کی تدبیخ کے وقت اسلامی دعا پڑھی۔
گریتھا پھر نیو یارک دا پس آ گئیں
اور اس کے پھر عرصہ بعد انہوں نے سعودیہ
ایرلانڈ (سعودی عرب میں ایرلانڈ) میں نوکری کر لی اور اس کے مکتب اطیعت
یلس آفس) میں کام کرنے لگیں۔ اپنے
کام کے سلسلہ میں گریتھا نے سعودی عرب
کے بہت نے شہروں کا سفر کیا اور ان
کو دوسرے عرب مالک کے بھی کوئی شہروں
کو دیکھنے کا موقع ملا۔ بغیر سمجھے ہوئے
کہ ان کے اندر کی تدبیخ میں پیدا ہوئے ہی
ہے گریتھا نے مسلمانوں کے رسم و رواج
در طریقہ زندگی سے عربی فاظوں و افعال

ج : بار بھے پہلے سے بتا دیا گیا تھا
اس لیے مجھے علم تھا۔ مگر ہر حال یہ
پہلی بار تھا۔ مگر دوسری بار عمرہ کرنے
کے لیے میں انتقال نہیں کر دیں گی۔
سب سے زیادہ سکون مجھے پردہ پکڑ کر
اور بیت اللہ سے پٹ کر ملا تھا
اور وہ جگہ تجوڑنے کو میرا دل
نہیں چاہتا تھا

س : اب جبکہ آپنے اسلام قبول کر لیں
ہے ان لوگوں کو آپ کیا مشورہ دینا
چاہیں گی جو آپ کا حق راستہ اختیار
کرنے پر غور کر رہے ہیں :

ج میرا یقین ہے کہ اسلام ایک بہترین
تحفہ ہے اور الحمد للہ میں نے اس کو
سمھ لیا تھا گو کہ میں نے اس پر عمل
کرنے میں دیر کی۔ میرا مشورہ دوسرے
کے لیے یہ ہے کہ وہ اسلام قبول کرنے
میں دیر نہ کر دیں۔ انسانیت کے لیے
اللہ جل شانہ کے پیغام کی تکمیل
اسلام ہے اور جو کوئی بھی اپنا دل
اور دماغ کھول کر اس پر غور کرے گا
تو اس کا صرف ایک ہی تجھے سکلے گا
کہ وہ اس آنزوں پیغام کو قبول
کر لے گا۔

یا ایها الذین امنوا علیکم
انفس کم لا یضركم من خیل
اذ اهتدیتم الی اللہ

ج : بھگانے تھے میں کی اپنی پہلی زیارت
پر اور اپنے احساسات اور تاثرات پر
ہمارے سوالات کا جواب دینے کے
لیے بخوبی راضی ہو گئیں جو درج ذیل ہیں۔

س : آپ سعودی عرب پہلے بھی آپ کی
ہیں، اس بار آپ کو ایک مسلمان
کی حیثیت سے آنے میں کیسا
محسوس ہوا؟

ج بھے بہت شرم آئی کہ اس میں میں
نے تغیر کیوں کی بھے پہلے بھی اسی
طرح آنا چاہیے تھا اور ہر بار ہر ہی
کرنا چاہیے تھا اس کے ساتھ معاشرہ
میں نے خود کو بہت بُر سکون محسوس
کیا کہ جسے میں نے ایک کھوئی
ہوئی چیز پالی ہو۔

س : آپنے کعبۃ اللہ کو پہلی بار پہنچنے
سے منہ دیکھ کر کیا محسوس کیا؟

ج : جب میری نگاہ پہلی بار کعبۃ اللہ
پر پڑی تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے
سارے جسم میں بھلی ذریتی لی ہے
میں نے پہلے کہیں ایسی حرمت انگریز
چیز نہیں دیکھی تھی اور جب میں
اس کے متعلق سوچتی ہوں تو مجھے
پھر دیساہی محسوس ہوتا ہے۔

س : جب آپ طواف اور سعی کر رہی تھیں
تو کیا یہ سمجھ رہی تھیں کہ آپ کیا
کر رہی ہیں؟

مرجعکم جمیعًا فینبکم بـما
کنتم تعالمون

تحجب: اے ایمان والو! اپنی نکر
کرو جب تم راہ پر جل رہے ہو تو جو
شخص گمراہ رہے تو اس سے بھسرا
کوئی نقصان نہیں اللہ ہی کے پاس
تم سب کو جاتا ہے پھر وہ تم سب کو جتنا
دیں گے جو جو بخوبی تم سب کیا کرتے تھے۔

بلقینہ کھانے کا ادب

ملا کر پانچ آدمی تھے۔ جب آپ
اتشریف لے جانے لگے تو ایک آدمی
ادر بھی آپ کے ساتھ ہو گیا جب آپ
میزبان کے در دازے پر بہنسے تو آپ
نے میزبان سے فرمایا یہ شخص میرے
ساتھ ہو گئے ہیں، تمہاری خوشی ہو تو ان
کو روک لو، ورنہ یہ واپس ہو جائیں
الخواں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں انکو
اجازت دیتا ہوں (بنخاری وسلم)

عالیہ زہل۔ محبوب نگر۔ ایم۔ اے

اخلاق کے اثرات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

فریا کرتے اپنے بوتے کو خود کا نام لیتے۔
اپنے پٹرے کو خود بیوند لگایتے تھے۔
دشمن اور کافر سے بکشادہ پیشانی سے
لاکرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مویشی
کو چارہ خود وال دیتے، اونٹ باندھتے
گھر میں صفائی کر لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔
خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ خادم
کو اس کے کام کا ج میں مدد دیتے۔ بازار
سے چیز خود بجکر خرید لیتے۔ خود اسے

بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے مبارک و افتخار ہر ملک اور ہر طبقے کے
فردا رجاعتوں کے لیے بہترین نمونہ اور
مثال ہیں۔ اس باب کے تحت عنصر طور پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق
کا جو عقائدی تحریکی فاحسن تادیجی کے
مصداق ہیں ذکر ہے۔

عطائی اور حکمت سے سرفراز کیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندہ رو، ملشار،
اٹھا لیتے۔ ادنی و اعلاء بزرگ کو سلام پڑھے
کر دیا کرتے۔ جو کوئی ساتھ ہولیتا۔ اس کے
ہاتھ میں ہاتھ دے کر چلا کرتے۔ رات ون
کا لباس ایک ہی رکھتے۔ کیا ہی حیرت خیز
دھوت کے لیے کہتا۔ قبول فرمائیتے۔ جو کچھ
کھانا نامنے رکھ دیا جاتا اسے بر غبت
کھاتے۔ رات کے کھانے میں سے صبح کے
لیے اور صبح کے کھانے میں سے شام کے
لیے اٹھانے رکھتے۔ ہر ایک پر رحم فرمایا کرتے
کسی نفیروں کو اس کی تنگستی کی وجہ سے غیر
نہ سمجھا کرتے۔ اور کسی باوشاہ کو باوشاہی کی
وجہ سے ہڑا جانتے۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں
کی تالیع قلوب فرماتے جاملوں کی حرکت
پر صبر فرمایا کرتے۔ کسی شخص سے علیحدہ نہ
ہوتے جب تک کہ دہی نہ چلا جائے۔
صحابہ نے کمال محبت فرمایا کرتے۔ سفید
علم کے دروازے کھول دیتے۔ کتاب بھی
رموان نکھلو

جو لائی ۱۹۹۲ء

جو لائی ۱۹۹۲ء

مقابل میں کمی ملتی ہو۔ ایک بیاہ میں تشریف
لے گئے دبا جو جنی چھوٹی رُکیاں اپنے
بزرگوں کے تاریخی کارنالے کا رہی تھیں
انہوں نے یہ بھی کایا کہ ہمارے درمیان
ایک ایسا بھی ہے جو کل دفردا کی بات آج
بتاویدیتا ہے۔ بنی علیہ السلام نے فلایہ نہ کو
(باقی صفحہ ۲۷)

تواضع اباقیہ

صف بوت ہے
کاش کہ ہم دوسروں کی مہنی اور مذاق
کی پرداہ یکے بغیر ہر ایک سے اچھا تر ہو کر
اس کا دل جنتے والے بن جائیں جس سے عیالتی
ہوئی اس نہیں کر سکے ایک کی دسکر کے

صحابہ پر تقسیم فرمایا کرتے۔ اپنی ایسی تعین
جس سے کوئی دسکر بنی کی کمی ملتی پہنچ
نہ فرمایا کرتے اور ارشاد کرتے لا تحریکا
بین الاندیہ۔ نبیوں کے ذکر میں ایسی
طرز اختیار نہ کرو کہ ایک کی دسکر کے

مساہی تِل

سر دَر्द، جوड़ों के
दَر्द، دांत निकलने
में असुविधा،
सूखा रोग، जले
कटेर घावों पर
अत्यन्त गुणकारी!



ap آیور فارما۔ بیسکو۔ سیتاپور

مگر مشرکین کے ہدیہ لینے سے انکار فرماتے
کر لیتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملکہ ملکا کر
سواری فرمائی اور جنگ خین کے دن دہی
چھوڑ رات کو بھجو کا سونے سے منع فرماتے
عامر بن الحکم کے بھیج ہوئے ہدیہ کو قبیل
کرنے سے انکار کر دیا اور ارشاد فرمایا۔ م
مشرک سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ جو قسمی
مخالف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب
اکثر اوقات انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
صحابہ پر تقسیم فرمایا کرتے۔ اپنی ایسی تعین
کی کوئی چیز ہرگز استعمال نہ کرتے۔ البتہ ہر
قبول فرماتے خلصین صحابہ نیز عیاشی اور
یہودی جو چیزیں تحفہ بھیجتے وہ قبول فرماتے
ان کے لیے خود بھی تحفے ارسال فرماتے۔



مساہی تِل

سر دَرْد، جوड़وں کے
دَرْد، دांت निकलने
में असुविधा،
سूखा रोग، जले
कटेर घावों पर
अत्यन्त गुणकारी!

فَرَادِيْ فِعَالٍ وَمُشَاهِدَاتٍ

پسے ایسی رقم علی جو اس کے سلیکے ہوئے
ٹھکوں کے علاوہ تھی چیف چیک کے پوچھنے پر
کند کرنے جواب دیا کہ یہ میری پرائیویٹ رقم
تھی جو میں کسی سے جلدی میں لکھوانے سکا۔
چیف چیک کے دوبارہ بسے بارہ پوچھنے پر
بھی کند کرنے کا وہی جواب تھا چیف چیک
کو یقین تھا کہ یہ رقم فراہمی ہوئی ہے اس
لیے چیف چیک نے زور دے کر پوچھا کہ
بھائی! سچ سچ بتا دو کہ رقم تمہاری تھی
یا نہ اس کے کافی تھی مگر اس کا ایک ہی جواب
تھا اس پر چیف چیک نے ٹینگ آ کر اس کو
کہا کہ اگر باخچ روپے بتعیس پسے تمہاری
پرائیویٹ رقم ہے تو اس کے لیے تم کو غیر
ثبوت کے میں نہیں چھوڑ سکتا میں تمہاری
رپورٹ لکھتا ہوں، ہاں ایک ثبوت دے
تو تمہیں چھوڑے دیتا ہوں کہ تم قرآن کو
سنا میں بھی وہاں رک گیا بات یہ تھی کہ اس نے
کن کرنے ایک طب شغل کا لکھا یا تھا اور صدر
حاصلہ ناظر جان کر قسم کھا لو کہ یہ تمہارا
پرائیویٹ کیش ہے اس پر کند کرنے کو ر
نے باسوپہ سمجھے فوراً قرآن پاک کی اس
طرح قسم اٹھائی یہ میرے ذاتی پرائیویٹ
پسے ہیں اگر یہ میرے ذاتی پرائیویٹ پسے
نہیں تو قرآن پاک کو حاصلہ ناظر جان کر
کہتا ہوں کہ قرآن کی محض پرمار ہو کہ اگر میں
نے جھوٹ بولا ہے تو قرآن مجھے ایک گھنٹے
سے زیادہ بھینے کی مہلت نہ دے اور مجھے
اپنے گھر جانے کی طاقت سے محروم کرنے
ان الفاظ سے چیف چیک نے اس کو چھوڑ دیا

اور اس نے وہ کیش چکوں کے حساب سے
چیک کو تھوا دوت پر پہنچا گیا اور جاتے ہیں
لگابنارس خان یہ رہی آدمی تو نہیں جس کے
ساتھ میرا بھی الجھی محکم ہا ہوا تھا میکن میکول
بازار جانے والی بسیں رکتی تھیں اکر کھڑے
کی طاقت سلب ہو جیکی تھی میرے ول میں فردا
تھاک چکا تھا اس لیے جلدی سے مکان پر پہنچنا
چاہتا تھا مجھے راجہ بازار والی بس در کار تھی
یہ حادثہ ہے بلکہ وہ ایک حقیقت تھی جو عملی
ٹھاپ پر میرے پاس دی کند کرنے کا کند چند
نے پس کر دکھایا تھا اور اس کو موت آگئی تھی مگر
ٹھوک بعد راجہ بازار والی بس آگئی چونکا کافی دیر
سے کوئی بس راجہ بازار جانے والی نہیں آئی تھی
آنسو روں تھے اور کون بھوکت تھا اور بس کے کفر
مجھ تھا لٹاپ پر کافی بھیر تھی اور بس کے کفر
ہوتے ہی آؤی بے تھا شاہ اندر کھنے شروع ہوئے
اور ان لوگوں میں بھی اندر گھس گیا کچھ وغیرہ
بعد جب کند کرنے سے میڈی دی تو دوسرے کند کردہ
جس سے چیف چیک کا محکم ہا ہوا تھا بس کے
گھیٹ پر پاؤں جائے اور چھلانگ لگا کر
لوہے کی سلاح کو پکھنے کی کوشش کی مگر
اس کے ہاتھ سلاخ تک نہ پہنچ سکے اور پیچے
اڑھا جو نبی اس کا سرزین سے لگا بس کا
چھپا پہیہ اس کے سر کو کھلتا ہوا آجے گزرا
گیا بس کو روکا یا کیا اور تمام لوگ نیچے آتے
آتے اور دیکھنے لگے کہ یہ بدقسمت کون تھا
اس کی صورت مسخ ہو چکی تھی اور جھرے کا
نشان تک نہ پہنچانا جا سکتا تھا۔ اس کا چھرہ
ملا ہوا تھا۔ اس کی جیب سے جب شناختی
کارڈ نکالا گیا اور نام پتہ چلا اور آفس میں آکر
رسوان تھنھے

گل عظیم بزرگ نہ بر تر زات

دہ بہتر اور عظم ہے یعنی اس سے بالا تر اور
بزرگ تر ہے کہ کوئی اس کا سہر ہو، اور اس
کی ذات، صفات، اختیارات اور حقوق میں سے
کسی چیز میں بھی حصہ دار نہ سکے۔



کو درجید کے بعد میں جو دعا کر اپنی حیات
کو رہا۔ میں ڈب دیا ہے مسلمان اب
من زبانی مسلمان، میں قرآنی تعلیمات پر عمل
کرنے تو ایک طبقہ سے دور ہو گئے ہیں۔
اس کے ارشادات اور غور فکر کے نکالت کو
فرماوٹ کر بیٹھے ہیں لیکن یہ قرآن شریف کی
ہی عظمت ہے کہ اگرچہ ہم اس کو فراموش
کر بیٹھے ہیں لیکن اس نے ہم کو فراموش نہیں
کیا تقدم قدم پر ہر شکل میں وہ مسلمانوں کے
روضانی ہمارا بن کر ساختہ دیتا ہے۔

اس بیوی صدی میں جبکہ مسلمان
عملی طور پر اپنے ذہب سے بالکل غافل ہیں
اور پیغام الہی پر سرسی نظر بھی ڈالنے سے
گیرا کرتے ہیں۔ انھیں جب کسی مشکل یا کھنڈ
کام کا سامنا ہوتا ہے تو وہ اس پیغام الہی کی
طرف رجوع ہوتے ہیں جو ان کو ساحل مراد
پر خود پہنچاتا ہے۔

اس سلسلہ میں میں نے ایک سوالات
مرتب کیا اور مختلف لوگوں سے اس سلسلہ میں
بات چیت کی۔ تو پہتہ چاکر اس ادی دو میں
انسان لاشوری طور پر دحائی طاقتوں کو مادی
طاقوں پر قویت دیتا ہے یہ سوالات مندرجہ
ذیل ہے۔

۱۔ کیا آپ قرآن شریف کی روز تلاوت کرتے ہیں؟
۲۔ کیا آپ قرآن شریف کو فرضی صحکو پڑھتے ہیں؟
۳۔ کیا آپ قرآن شریف کی عظمتوں کے دل
سے قائل ہیں؟

۴۔ قرآن شریف کا کوئی معجزہ جو آپ کے ساتھ ہے۔ اہل قرآن
اور ان کی دفعاً حاصل دبا غفت اپنی ساری
خوبصورتی کو بیٹھی اب اس مثال سے پتہ
چلتا ہے کہ قرآن کی اتنی مختصری عبارت
نے کس طرح قرآن یا اس کی عظمت کو دو بالا کیا
پھر اس کی عظمت دبزگی کا محض قائل ہونے
کا کیا سوال ہے ہمارا تو روایت روایت اس
کی عظمت کو اس تابہ پھر اس کی سب سے
بڑی عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لیکن تلاوت قرآن خود بخدا آپ کی زبان
مبارک سے جاری ہو گئی۔

(۳) یہ سوال آپ کا بڑا منع خیز ہے
قرآن شریف جسم معجزہ ہے اور اس کا حساب
سے بڑا مجرہ اہل قرآن کا رواہ راست پر جانا
ہے۔ دنیا اس کے محولات سے بھری ہوئی
ہے لیکن بخوبی جو میرے ساختہ بیش آیا تاں
ہوں حالانکہ آپ یقین تو نہیں کریں گے
کیوں کہ آج کی ادی دنیا اس کو تو ہم قرار
دیتی ہے لیکن قرآن شریف کا حوالہ دیکھ
جھوٹ بولنے کا نہ کیوں ہے۔ قصہ دراصل یہ
ہے کہ آپ سے چند سال پہلے میرے والد
امریکن ایسیسی میں ملازم تھے۔ آمدی ہماری
صریحت سے بھی زائد تو کیا یہ سمجھ لیجئے ہیں
زیادہ تھی۔ مارشل لام کے زمانے میں امریکن
ایسیسی نے تمام مسلمانوں کو کمال دیا تھا
لہذا اسیکرداری کی بھی سر و سی حالتی رہی
کیا اسی شاعری نجد کے آگے ماند پڑگئی

۵۔ کوئی کھنڈ کام جو آپ نے قرآن شریف
کی مدد سے پورا کیا۔

اس سوالات پر میں نے تین مختلف افادہ
سے لفظی اسکا حاصل درج ذیل ہے:

(۱) سب سے پہلے میں نے مس شہزاد بازو
سے رابطہ قائم کر کے اپنے سوالات کے
جوابات طلب کیے یہ گورنمنٹ کا بھج برائے
خواہیں کی طالب ہیں اور اس سال انہوں
بعد اولین ذریں قرآن پاک پڑھنا پڑے۔

(۲) قرآن کی عظمت دبزگی کا حساب
نے بی۔ اے فائل کا متحف دیا ہے قیلم
حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ایک مقامی
اسکول میں ٹیچر بھی ہیں انہوں نے کہا:
”۱۱۔ میں قرآن شریف کی تلاوت ہر روز
تو نہیں کر لیں کیونکہ زندگی بے حد صرف
قرآن شریف کے نزول سے پہلے اہل عرب
شعر و شاعری میں متاز تھے ان کو اپنی فصیح
دیتی کر دیں فرا لفظ پابندی سے انجام
دیوں۔ ہاں چھٹیوں میں اس کی کسری پوری کر
لیتی ہوں۔

(۳) میں قرآن شریف کو فرضی صحکو پڑھتی
تھی لیکن جب قرآن شریف کا نزول ہوا اور
ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
نے سورہ کوثر کو اہل عرب کی شاعری کے
اسے پڑھتے ہیں تو ہمیں ایک ایسی ہستی
کا احساس ہوتا ہے جو قادر مطلق ہے۔

قرآن شریف اسلامی شریعت کا پہلا اخذ
کی ساری شاعری نجد کے آگے ماند پڑگئی

اور تم پرست اپنی کاروڑ آیا کیونکہ والد حب
اسی عیار کی نوکری تلاش کرتے تھے جو
انھوں نے چھوڑی تھی۔ اس سے کم دہ قبول
نہیں کرتے۔ بہرحال اپنی پرست اپنیوں
کا ایک صاحبہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے
جھوٹ سے قرآن کریم کا سہارا لینے کو بتایا کہ
صح طلوع آفتاب سے سورہ هزاع چالیں
مرتبہ آگے پیچھے گیارہ دفعہ درود شریعت
لکھ کر طریصیں اور عمل کتا لیں دن کرنا ہو گا
انشاء اللہ مکلات آسان ہو جائیں گی۔ میں
نے یہ وظیفہ شروع کر اس طرح ۲۸ دن گذر
گئے ۲۹ دیں دن جب دنوکر کے جاوے
نمایز بچانے لگی تو اس کی تہہ سے تین
چھنسلی کی تازہ کلیاں تکلیں۔ میں بہت
پریشان ہوئی۔ آخر صبح ہی صبح یہ تازہ
آدھہ ھلکی کلیاں جاوے نمازیں کون رکھ سکتا
ہے۔ گھر کے تمام افراد سورہ ہتھے۔ میں
نے حسب معمول وظیفہ طریح کر گھر والوں سے
دریافت کیا مگر سب نے لامعی کا اظہار
کیا۔ میں نے ان محترم سے رابطہ قائم کیا
جنہوں نے مجھے یہ وظیفہ بتایا تھا۔ تو انہوں
نے کہا ان کلیوں کو حقافت سے صندوق
میں رکھ د تو روزی میں برکت ہو گی۔ اللہ
کافضل وکرم ہے کہ کلام الہی کی برکت
سے کسی پریشانی کا سامنا نہیں ہے۔

والد صاحب اب بھی بے کارہیں۔ مکان
کا کمر ایک دن ۱۵ دن پہیما ہوا آتا ہے
رضوان بکھنے۔

کرتی تھی۔ پھر وہجا کا تباول لکھر ہو گیا۔ تو اس کے
بھائی کے دل میں خدا جانے کیا سماں کی بھائی
پچا کے ساتھ۔ بھیچنے پر مصر ہو گیا کہ میں ذمہ داری
ہنسیں سنجھاں سکتا یکن میری ہیلی کو چھا کے
ساتھ دہننا پسند نہ تھا اس نے بھائی کو بھانے
کی برکت ہے کہ آج تک قرآن لینے کی نوبت
نہیں آئی اور آپ لیقین کیجھے اگر بہترین نہیں
چھا کے پاس جا کر ہے۔ اس نے جب اپنی مشکل
ایک خاتون کے سامنے رکھی تو انہوں نے بتایا
کہ پرس قرآن شریف کی تلاوت کرنا فرض
ہے کہ بھرات یہ تحریت انجیز ہی ہوتے ہیں۔

(۵) دنیا میں زندگی گزارنا بڑا کھنڈ کام ہے اور
اجا چکا تھا اور بھائی تیکھی کے لیے جا چکے تھے
یہیں بعض اوقات دہ کام تہایر سے کہلے جاتے
ہیں تو کبھی قوت باز و بھی کام آجائی ہے۔ جب
کام سہارا لیا۔ اس نے قرآن شریعنے کھلا اور
بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھنا شروع کیا۔ جو کلام
پاک کے ادیں الفاظ ہیں۔ ابھی پاپخونیں پیدا
ہوں کہ کلام الہی انسانی زندگی کے یہ سکن
ضابطہ حیات ہے۔ میرے خیال تاقص میں
قرآن شریف کو فرم سمجھ کر پڑھنا بیکار ہے۔
تاؤ فتنیک اس پر عمل نہ کیا جائے۔ موجودہ دو زیں
کسی بھی اسلامی مملک میں قرآنی احکامات پر
کمل طور سے عمل نہیں ہوتا ہے اور نہ آئینہ
اس کی امید نظر آتی ہے خوش فہمی ایک علیحدہ
خاتق سے انسانی بھائی ہے نہ کہ مخلوق کے
چیز ہے۔

۳۔ او ہو۔ میں قرآن شریف نہیں
پڑھتا اور اس کو پڑھنا فرم نہیں سمجھتا یکن
اس کی عنظمت کا دل سے قائل ہوں۔ تاریخ سے
یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ جب تک قرآن
کیا جا سکتا ہے کیونکہ کلام الہی بذاتِ خود کسی
طااقت کا محتاج ہے کلام الہی اثر انداز ہو سکتا
ہے۔ دیلہ نہیں بن سکتا۔

(۲)

جناب این اے انصاری جو کہ ماردن کا یح
میں تاریخ اسلام کے لکھر ہیں۔ انہوں نے میرے
سوالات سن کر کہا:

۱۔ میں قرآن شریف کی تلاوت روز نہیں
کرتا ہوں باد جو کو شکش کے دل نہ ہی ارکان
کی طفت را ایں نہیں ہوتا ہے۔ حقیقت کا ناز لا بھی

کو پس پشت ڈال دیا ہے، اس وقت سے
مسلمان روز بروز قصرِ نہاد میں گرتے جا
رہے ہیں۔ اب اس تحریر نہاد سے نکلا
اسائزہ میں ملازمت کرتا ہوں وہاں تقریباً تیس
میرے خیال میں نامنکن ہے کیونکہ موجودہ دور
دور کا مسلمان مادہ پرست ہے قرآنے
تعلیمات کو فرسودہ خیال کرتا ہے۔

(۱) میں قرآن شریف کی تلاوت پابندی
سے کرتی ہوں۔ شاید یہ کوئی ایسا دن ہو جس
دن میں نے اس مقدس کتاب پر نظر نہ ڈالی
ہو۔ کسی دن بھوری کی تخت اس کی تلاوت
نہیں کر سکتی ہوں۔ تو دل پر ایک ناعدیم
سایہ جو خوس ہوتا ہے۔ اس کا ازالہ اس
طرح کرتی ہوں کہ بھوکوں کو اسکوں بھینٹنے کے
بعد تلاوت کر لیتی ہوں۔

(۲) قرآن پاک کو میں فرم سمجھ کر
پڑھتی ہوں اور جب فرم سمجھ کر پڑھوں گی
تو اس میں خلوص اور لگن کا کیا سوال پیدا
ہوتا ہے لیکن اب۔ اب تو قرآن شریف
کی کشش خود ہی اپنی جاہب کھینچتی ہے
لہذا اب یہ ہبنا کہ قرآن پاک کی تلاوت
میں فرم سمجھ کر کرتی ہوں تو بالغ ہو گا۔ اس

کو پڑھنے سے دلی سکون میسر رہتا ہے اور
روح بھی بھلکی ہو کر اشد سے مل جاتی
ہے۔ بعض اوقات اس کو پڑھنے میں اس
طرح بخوبی ہو جو جانی ہوں کہ ایک ایک وقت میں
چھ چھ بارے پڑھ جانی ہوں پھر بھی دل
نہیں بھرتا۔ اس یہ دل جاہت ہے کہ یہ مقدار
کتاب ہو اور میں ہوں۔ ارش میاں سے

پابند نہیں جس کے بارے میں سخت تاکید ہے
اس بھی صحیح کاغذ سبب احوال ہے۔ جس
ادارہ میں ملازمت کرتا ہوں وہاں تقریباً تیس
اسائزہ میں جس میں صفت ایک صاحب
مذہبی ارکان کو مکمل طور پر ادا کرتے ہیں۔ اکثر
آزاد خیال ہے چند اسلام دشمن بھی ہیں۔ لہذا
ماحوال کا اخیر پڑھنا لازمی ہے۔

(۳) میری ۵۰ سالہ زندگی میں بھی
میرے یہ قرآن شریف کی تلاوت کرنا فرض
ہے اور نہ میں مجزات کا فائل ہوں مجزا
کے جیزا میغیر ہو اکرتے تھے۔ نہ کہ ناز شد
صحابت مجزہ قرآن عمل و مذہب دلوں کے
خلاف ہے۔

(۴) میں نے براور است کلام الہی
سے کوئی مدد حاصل نہیں۔ مدد ذی روح
سے طلب کی جاتی ہے جب بھی کوئی مشکل
کام درپیش ہوا۔ خدا تعالیٰ سے دست
بدعا ہوا۔ اکثر دعا قبول ہوئی۔ بیشتر کو قبول
شرفت حاصل نہ ہو سکا۔ قرآن شریف خدا
کا کلام ہے جس کو خلق کیا گیا۔ لہذا دعا
خاتق سے انسانی بھائی ہے نہ کہ مخلوق کے
چیز ہے۔

۴۔ او ہو۔ میں قرآن شریف نہیں
کے بعد خدا سے دعا کرتا ہوں۔ اس
صورت میں قرآن شریف دیلہ نہیں تعلیم
کیا جا سکتا ہے کیونکہ کلام الہی بذاتِ خود کسی
طااقت کا محتاج ہے کلام الہی اثر انداز ہو سکتا
ہے۔ دیلہ نہیں بن سکتا۔

لماقات کا بھی تواکل ذریعہ ہے۔ پھر فرض
کیا ایہ توں کی باتیں ہیں کیا بتاؤں بس یہ
بمحظہ کو رہنمی سے جھوٹ کر اللہ سے مل گئے۔

(۲۳) قرآن شریف مجسم مجذہ ہے
اس کو اپنے دلوں پر اس کا سایہ ہمیشہ رہا۔

میرے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اس کو میں قرآن
شریف کا مجہہ کھوں گی کیونکہ اس ادی وینا
داجداد کی ہے اور پھر یہ کلام الہی ہے، اور
ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل کی گئی۔ لہذا اس کی عظمت اور

بندگی کو اتنا بجا یئے۔ یہ دلائل کسی حسد
تک صحیح ہیں لیکن ذمہ مجھے کہ ایک
بادشاہ کا خاندان پشت در پشت سے
شاہی خاندان چلا آ رہا ہے اور اس کی

بادشاہیت دستیوت دنیا پر صیال ہے لیکن
اگر بادشاہ کا اخلاق دکردار اچھا نہ ہو تو کیا
ہم اسکے آباد اجاداد کے شاہی ہونے کے
باعث اس کی عظمت کو قبل کر لیں گے

لیکن اگر اس کے اخلاق و اعمال اچھے ہوئے
تو ہم خود بخود اس کی ععت و عظمت کے
عصرنے ہوں گے بالکل یہی حال قرآن

پاک ہا ہے کہ اپنی عظمت خود منداشتا ہے۔
اس کی ایک ایک لائن ایک لفظ عظیم
ہے۔ اس کے بعد دوست میں طاقت و قوت
کے سرخیت ہیں۔ یہ مکمل قرآن ہمارے
رسول پاک کی ایک ایک ادا کا عکس ہے۔

آپ کی ایک حرکت کا آئینہ ہے تو جیسا ہم اس
کی عظمت کے دل سے نہ فائل ہوں۔ یہ

رضوان بخنزہ

قرآن شریف کے عظمت ہونے کی ہی تولی
ہے کہ محظہ زبر ماقفلن کے سینوں میں
لگادیئے تھے اور یہ کہہ دیا تھا کہ اس کی
زمیانات ہے۔

(۲۴) قرآن شریف مجسم مجذہ ہے
اس کو اپنے دلوں پر اس کا سایہ ہمیشہ رہا۔

میرے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اس کو میں قرآن
شریف کا مجہہ کھوں گی کیونکہ اس ادی وینا
داجداد کی ہے اور پھر یہ کلام الہی ہے، اور
ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل کی گئی۔ لہذا اس کی عظمت اور

بندگی کو اتنا بجا یئے۔ یہ دلائل کسی حسد
تک صحیح ہیں لیکن ذمہ مجھے کہ ایک
بادشاہ کا خاندان پشت در پشت سے
شاہی خاندان چلا آ رہا ہے اور اس کی

بادشاہیت دستیوت دنیا پر صیال ہے لیکن
اگر بادشاہ کا اخلاق دکردار اچھا نہ ہو تو کیا
ہم اسکے آباد اجاداد کے شاہی ہونے کے
باعث اس کی عظمت کو قبل کر لیں گے

لیکن اگر اس کے اخلاق و اعمال اچھے ہوئے
تو ہم خود بخود اس کی ععت و عظمت کے
عصرنے ہوں گے بالکل یہی حال قرآن

پاک ہا ہے کہ اپنی عظمت خود منداشتا ہے۔
اس کی ایک ایک لائن ایک لفظ عظیم
ہے۔ اس کے بعد دوست میں طاقت و قوت
کے سرخیت ہیں۔ یہ مکمل قرآن ہمارے
رسول پاک کی ایک ایک ادا کا عکس ہے۔

آپ کی ایک حرکت کا آئینہ ہے تو جیسا ہم اس
کی عظمت کے دل سے نہ فائل ہوں۔ یہ

رضوان بخنزہ

سارا قصہ محکمو بنا یا میں فوراً رسول اسیتاں
ہیجنی۔ ڈاکٹروں نے اس وقت تک مانکے
لگادیئے تھے اور یہ کہہ دیا تھا کہ اس کی
زمیانات ہے۔

(۲۵) قرآن شریف مجسم مجذہ ہے
اس کو اپنے دلوں پر اس کا سایہ ہمیشہ رہا۔

میرے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اس کو میں قرآن
شریف کا مجہہ کھوں گی کیونکہ اس ادی وینا
داجداد کی ہے اور پھر یہ کلام الہی ہے، اور
ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل کی گئی۔ لہذا اس کی عظمت اور

بندگی کو اتنا بجا یئے۔ یہ دلائل کسی حسد
تک صحیح ہیں لیکن ذمہ مجھے کہ ایک
بادشاہ کا خاندان پشت در پشت سے
شاہی خاندان چلا آ رہا ہے اور اس کی

بادشاہیت دستیوت دنیا پر صیال ہے لیکن
اگر بادشاہ کا اخلاق دکردار اچھا نہ ہو تو کیا
ہم اسکے آباد اجاداد کے شاہی ہونے کے
باعث اس کی عظمت کو قبل کر لیں گے

لیکن اگر اس کے اخلاق و اعمال اچھے ہوئے
تو ہم خود بخود اس کی ععت و عظمت کے
عصرنے ہوں گے بالکل یہی حال قرآن

پاک ہا ہے کہ اپنی عظمت خود منداشتا ہے۔
اس کی ایک ایک لائن ایک لفظ عظیم
ہے۔ اس کے بعد دوست میں طاقت و قوت
کے سرخیت ہیں۔ یہ مکمل قرآن ہمارے
رسول پاک کی ایک ایک ادا کا عکس ہے۔

آپ کی ایک حرکت کا آئینہ ہے تو جیسا ہم اس
کی عظمت کے دل سے نہ فائل ہوں۔ یہ

رضوان بخنزہ

بیکن میرے یہے زندہ جادید ہے شیعہ
کا ہاتھ حیرت انگریز طرد پر اس طرح ٹھیک
ہوا کرتا ہے تک باقی نہیں ہیں۔

باقیہ حضور کے اخلاق اور

جو پسے کہی تھیں وہی کہے جاؤ جب حنفی
بچوں کے قریب سے گذرتے تو ان کو خود
السلام علیکم ہما کرتے ان کے سر بر شفقت
سے ہاتھ رکھتے اپنی گود میں اٹھایتے۔

فتح کے بعد ابو بکر صدیق غفار پنے

بوڑھے ضعیف ناقد البصر اب کو آنحضرت

صلائی علیہ السلام کی خدمت میں بیت اسلام

کرنے کے لیے لائے۔ بنی علیہ السلام نے

فرمایا تم نے بوڑھے کو کیوں تکلیف دی میں

خود ان کے پاس آتا۔ عائزہ صدقیۃ ہم کہی

ہیں کوئی شخص بھی اچھے خلن میں آنحضرت

صلم جیسا نہ ہے۔ خواہ کوئی صحاہی بلاتا یا گھر

کا کوئی شخص بنی صلے اشد علیہ السلام مس

کے جواب پر بیک رحاضر ہی فرمایا کرتے۔

ہو گئے اور اب ہمارے دلوں پیغمبر طرد میں
زخم کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ماتعا اللہ عن
بچوں کی ماں ہوں۔ ہو سکتا ہے لوگ اسے
سن کہ یہ کہیں کہ پھر دو اور علاج کی کیا فوتوں
ہے، ہر شخص مستدر نہیں اور قرآن کو دیکھنے کا
کام نکالے لیکن اس میں بھی خلوص کی ضرورت
ہوتی ہے۔ حافظاً مان اللہ شکار پور آتے
تھے آپ ایک سنبھل ہوتے بزرگ ہیں جنہوں
نے مجھکو مٹھا بنا یا اور سیرے یہے ایک دن
یہ دو کام اپاک جس ذوق و شوق سے ختم کیے
وہ میراول ہی جانتا ہے۔ یہی ایک کھنڈ کام
تحا جس کو قرآن پاک کا سہارا ہے کہ پورا کیا

چھوڑ دیا ہو۔ پھر میں نے امہ قعائی کے
ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے دہن کھنڈ
کھٹے دعا نامگی یا الہی تیرا کلام پڑھنے
کے دوران یہ حادثہ ہوا ہے تیرے ہاتھ
میں کائنات ہے تو ہر چیز پر قادر ہے
اپنی رحمت سے مایوس نہ کر، میرے بچے
پر رحم فرمایا، یا الہی میں ایک دن میں ایک
قرآن شریف مکمل کر دوں گا۔ بس تو میرے
بچے کو بچا لے۔ پھر تم انکھوں سے ہاتھ پھیکا
ہوئے دل سے دعا نامگی۔ ڈاکٹر نے
میرے دل کو ڈھاریں بندھا لئے ہوئے
دو کیپسول اور ایک ڈیٹول کی شیشی دی کہ
ہاتھ دھلیتے ہم نہ آیندہ پھوپھیں گھنٹہ
کہہ لیجئے جو کہ قرآن شریف کی مدد سے پورا
کیا ہے یا بس سے دس سال پہلے کی بات
بعد تھا ہر بچے کا آپریشن کر دوں گا۔
میں نے چوبیکر گھنٹہ اللہ کی ذات پر بھروسہ
کرتے ہوئے مانگ لیے اور اسپتال
سے دور اور موت سے قریب ہوئی جاری
تھی میرا علاج ناممکن ہو گیا تھا کیونکہ دلوں
پیغمبرے ناکارہ ہو چکے تھے زخم سے چور
پورتھے ڈاکٹر شریف ڈاکٹر قاسم نے تنفس
قرآن شریف نہیں کر ڈالا۔ اس اٹھارہ گھنٹہ
کے دوران شفیع کے ہاتھ کا نامور سور حیرت انگریز
طور پر سوکھ گیا اور بد بودغیرہ غایب ہو گئی
ہمارے خافزان میں اذہب کا بہت بڑی
فضیلت ہے۔ قرآن شریف کی سرجن نہ کر کے اس کو
کلام الہی نے چشم زدن میں کر دیا سرجن
امان اللہ نے تیس قرآن شریف صرف پندرہ
سرجی ہی اس مقدس کتاب کے آگے نہیں
ہو گئی۔ یہ دو اقتہ چورہ سال پہلے کا ہے

ولیتھ نکھتے

جھڈ جھڈ خاتم

اگر آپ رشن خیال اور ایڈونس میں
تو فراگم کے رفراز کے ناموں کا جائزہ لیجئے۔

اگر دوپرانے میں تو مجھے آپ کے آپ دوپرانے

ہوئے میں شببہ پوسٹر نہ سہی بل جیسا

اس یہ ہم اپنے نام بدلتے پر بجوری میں

چک طبقے کسی معنی میں بھی مطابقت

ہماری توہین ہے۔ شاید اسی وجہ سے جب

پست افواہ نے پردہ کو اپنالیا تو امراط طبقہ

نے بندرتک پردہ ترک کر دیا جب ریشمی

کپڑے عام ہو گئے تو اپنے طبقے نے سوتی

کپڑے پہنے غرض کر دیے تو پست کی کلتوں میں

"زیبا تحسین" بن گئیں، بے شمار فخر النائمیں

"عنان اتنیم" ہو گئیں۔ صیدحہ ترمذ، سیا ترمذ

ہمبا وغیرہ نام کے جانے لگے۔ معنی سے کچھ

مطلب نہ رہا، سنتے میں جو لفظ خوشگوار معلوم

ہوا دھی نام رکھیا۔

دینا تغیر پذیر ہے۔ آغاز سے اب

تک تبدیلی اور تغیر ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ

کیسے ممکن ہے کہ بعض ناموں پر خاص انحرافیں

پہلے فلم ایکٹر سون کے ناموں کا رکھنا فیش
میں داخل تھا، جس سے پوچھو دہ اپنام زگس
ثیرا، نمی بتلانے پر مصروف تھا، مینا کے معنی شراب
کی بوتل کے ہوتے ہیں، لیکن شراب کی بوتل
سے انھیں کیا تعلق، مینا کماری سے تعلق
پیدا کرنے کے لیے مینا نام رکھا گیا، ہندو،
مسلم، سکھ، عیسائی۔ سب بھائی بھائی
کے ناموں کا اڑکھاں تک نہ ہوتا۔ مسلمان
لڑکیوں کے نام شیلا، بسلا، کملہ، منور کے
جانے لگے۔

ایک بار میں الدباد سے لکھنؤ آرہی تھی
ٹرین پر ایک محترمہ نے بڑی خوفت سے
دریافت کیا: "بیٹی تمہارا نام کیا ہے؟"
میں نے کہا: "ولیتہ" یہ تو بڑا پرانا نام
ہے۔ کوئی دوسرا نام ضرور ہو گا۔" محترمہ نے کہا
یہنے ہی لھڑوں پانی ہیں بلکہ ایسا
محکوم ہوا جیسے پورا کنواں میرے اور اٹ
پڑا ہو۔ میں نے وقت نہامت کا لوجہ پھینکتے
ہوئے کہا۔

"جی ہاں... جی ہاں میرا صلی نام شہنماز ہے،
دہلویں" مجھے یقین تھا کہ آپ اشپارانا
نام ہیں ہو سکتا۔

یقین جانیے ان کے اس خواہ خواہیں
پر میرا رعاں روایت سے بھروسہ جو عموم
الٹھا درنہ دہ مجھے دیقا نوسی ہی سمجھ میختیں
اس واقعہ پر کیا سخیر ہے۔ جہاں مہمان بن کر
جاتی، دوسرے شہر یا اپنے شہر اپنا نام ہر جگہ

ایک سے ایک فیشن اپبل بتاتی۔ کہنے کا
مطلب یہ ہے کہ کسی ہی میں نے اور پرانے
ناموں کا احساس ہو گیا تھا۔ اس زمان میں
پھوٹ کے ذہن اور طبیعت پر ہوتا ہے اسی
یہ اسلام میں نام کو اہمیت دی گئی ہے
اب آپ نام کی حدود جو اہمیت کو ضرور
سمجھ گئی ہوں گی۔ نام ایسا رکھیے جو ظاہری
سچا مسلمان بنتے کا جذبہ پیدا کر دے، آمین۔

پھر ایک دفعہ تخلص کے قسم کا نام شریک
کرنے کا فیشن چلا۔ مثلاً اگر نام رضینہ خاتون
ہے تو اس خاتون کو دفن کر کے "ابنگ" لگایا
چلیے رضینہ انہم کھلانے لگیں اور مفت میں
فیشن ایبل بن گئیں۔ میں اتنی بے دل
اور پست ہو صلہ تو نہ تھی۔ لہذا ناموں کی
نیزند حرام کر کے دوچار نظیں لکھ دیں۔

دوسروں کو یقین دلانے کے لیے پھوٹ کے
رسالوں میں شائع ہونے کے لیے بھج دیا
اب میرے لیے آسان ہو گیا کہ میں بھی
ولیتہ کے ساتھ کچھ شریک کروں، جو
سے تخلص نہ کہتے، جزو نام کر دیا۔

فیشن خواہ تمدن کے کسی بھی پہلو سے
تعلق رکھتا ہو دیا کی طرح ہرگز میں پہلی
ہے۔ اکثر دیندار لوگ بھی اس دباء سے
محفوظ ہیں رہتے۔ خوش نہایت تلاش
کرتے رہتے ہیں۔ با معنی ناموں کے بجائے
بے معنی نام رکھ لیتے ہیں اور خود کو بدلتی ہوئی
دینا میں سونے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلام میں نام کی حقیقت اور اہمیت
ہے۔ حضنور مکتبہ اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ
والدین کافر من ہے کہ وہ اپنے پھوٹ کے نام
رضوان لکھنے

مری پاکنگی پر خود فنک بھی رشک کرتا ہے
میں ہوں اک گوہرنا یا ب جو پردے میں رہتا ہے

مغربی عورت:

ہر اک مشغل ہوں میں ہر اک کا دل ہیتا ہے

اچھوتا پھول بن کر ہتی ہوں آغوش مادر میں

شرقی عورت:

میں خود اپنی کفالت کرتی ہوں ماں باپ کھڑیں

ہر بیکار ہوں نظر برادر اور شوہر میں

محجہ قرآن نے بخنا بڑا، ہی مرتبہ اعلیٰ

محجہ طرز تمن کے بلندی سے گرا ڈالا!

مرے دامن سے والبستہ ہے ملک و قوم کی ہڑت

مغربی عورت:

مری ہستی کھلونا ہے، مری ہستی ہے اک لعنت

آللہ ہکھ عثمان ہنخالوں

الصاف

مشهد میں مذکور

پیغمبر صاحب ان کی حق الوح خوب خاطر
کیست یہ طلب، بزرگان دین اور رشیوں
کی زندگیوں میں اکثر طلاقرتی ہیں۔ حالانکہ اب
وہ زمانہ نہیں رہا اگر کوئی کس کے ایڈن پہنچانے
پر صبر کرتا ہے یا کسی کام بغیر کسی لائق کے
پر دیتا ہے تو وک اسے بیوقوف سمجھتے ہیں
حالانکہ جو اعلیٰ صنیع کے الک ہوتے
ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

پیغمبر صاحب ان کی حق الوح خوب خاطر
دارات کرتے ہیں اور سیر ہو کر کھانا و غیرہ مکمل
ہیں اور ایک بستر پر آدم کرنے کے لیے کہتے
ہیں۔ بہانہ رات میں سوجاتے ہیں۔ رات ہی
میں پتہ نہیں کہ انہوں نے جان وجہ کر بستر
پر گندگی کر دی یا بخان میں ایسا ہوا۔ بہرحال
جب انھیں ایک طرح سے ہوش آیا کہ یہ

میں نے کیا کیا اور لوگ جب سبع اٹھ کر پہنچے

و مجھ کو کیا کہیں گے اور حضرت پیغمبر صاحب

حضرت علیہ السلام کی حیات طیبہ کی

پیش کر رہا ہوں۔ آنحضرت سے ارش علیہ السلام کو

بھی پتہ نہیں کیا حکم دے دی تو ماسے ڈر

کے علی الصبح وہ مدینہ پاک سے بھاگ

نکلے کچھ دور جب پہنچے تو انھیں خیال ہوا کہ

میری تواریخ کہ بہت قیمتی اور کسی کی دی ہوں

زنانی ہے وہ ٹھڑا ہٹ میں وہیں رو

گئی۔ اب کیا کریں کچھ دیر پس دپیش میں

رہے واپس جائیں یا بغیر تلوار کے گھر جائیں

آخر میں تلوار کی قیمت غالب آگئی اور کسی

آیا کرتے تھے اور آپ کے عالی احلاقوں کے

سایہ میں رو کر اپنی زندگی کو حضرت پیغمبر

کہ جو کچھ ہو گا وہ یا جاگائے۔ پھر سے وہ تکرہ

کی طرف رچل دیئے ارش کی مرمنی کچھ اور ہی

تحتی۔ جب وہ مدینہ واپس آئے تو دن

نکل آیا تھا اور وہ کیا دیکھتے ہیں کہ سروار و جہا

پیغمبر سے ارش علیہ السلام اپنے مبارکہ

بانکھوں سے اس کی گندگی کو دھورہ ہے۔

اس کے دل میں بھیت ہے۔ ارجو دوسرے

لگ اس کے اس مدل کو دیکھتے باستثنے ہیں وہ

وک اس کے اس مدل کو دیکھتے ہیں۔ مگر یقین

وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہماں بنتے ہیں۔

عام انساون کے مراج کا اگر جائز

یا بجائے تو اس معلوم ہوتا ہے کہ مخلصانہ

ناطر مدارات اور محبت آمیز بھجے سے سخت

ہے سخت دل انسان بھی ہر دل عنزہ زاوگر یوہ

ہو جاتا ہے۔ اس دور میں جب کہ ہر طرف نفی

نفسی کا عالم ہے، کوئی بھی دوسرے سے محبت

کا برداشت کرنا پڑتا ہے نہیں کر رہا ہے مگر وہ اپنے

لیے یہی چاہتا ہے کہ ہماری ساتھ اچھا ہی

برتاوا ہو مگر اس تھی مجن ہو گا کہ جب انسان

خود یہ سوچ لے کہ ہمیں اچھا ہی سلک کرنا ہے

ایک شخص کی مسلسل نگاہ ہی کی کرتا ہو

اور وہ اس کے پرہتان کرنے پر صبر و شکر

کرتا ہے اور اسے معاف کرتا ہے تو

یقیناً ایک وقت اسی آنمازے کے نتیجے نیلا

اپنے آپ شرمندہ مہتابت اور اپنی عطا کا

اس ساکرتا ہے۔ اور صبر کرنے والے کی قوت

اس کے دل میں بھیت ہے۔ ارجو دوسرے

لگ اس کے اس مدل کو دیکھتے باستثنے ہیں وہ

وک اس کے اس مدل کو دیکھتے ہیں۔ مگر یقین

وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہماں بنتے ہیں۔

مجنون انکھوں میں۔ اس کی خالیہ پیغمبر

بخاری ۹۹۲ جولائی ۱۹۹۲ء

منظر و کیجا، حضور نے اُسے دیکھ کر فرمایا کہ جب
تک حاتم نہ ہے تو تم کہاں چلے گئے
ہو سکتا ہے اس نے یہ اعلان کیا کہ جو حاتم
کا سر لائے گا اُسے اتنا انعام دیا جائے گا
اس کام کے لیے ایک شخص جو کہ بہت تنگ است
نکھا اپنے کو پیش کیا اور وہ عسکر بادشاہ وقت
حاتم کا سر لائے گی جیل دیا جائے چلتے جب
شام ہو گئی تو وہ ایک جگہ تھہرا، ایک شخص آیا
اور اُسے پہنچ گھر نہان بناؤ کے لیے اس
وقت کا یہ دستور تھا کہ تین دن کوئی بھی اپنے
مہماں سے یہ نہیں دریافت کرتا تھا کہ تم کیوں
تھا مگر ایک میراڑا بدل گیا ہے اور
مجھے معاف کر دیجئے میں آیا تو غلط ارادہ
سے تھا مگر ایک میراڑا بدلتے ہوئے اور
آسے ہو کیا کام ہے اس دستور کے مطابق
وہ دن بھر تاشی کرتا اور رات میں وہاں آ کر کھا
قول کر لیجئے۔

غور کریں کہ یہ تو ایک بہت بڑے
پیغمبر کی بات تھی حاتم علیہ السلام کا نام قریب
قریب سمجھی جعلتے ہوں گے ان کی سعادت
اور مند اتر کی کاڑ نکلا اُس وقت دنیا میں
بنارا ہوں ایک شخص کا پتہ مجھے بتا دیجئے
اور یہ بات کسی سے بھی نہ کہیے گا۔ میزبان نے
کہا کہ بتا دا اگر مجھے معلوم ہو گا تو میں ضرور بتا
اور اس کا بھروسہ رکھو کہ اس بات کا علم ہو اے
میرے اور تمہارے کسی کو نہ ہو گا۔ جب اسے
پورا اعلیٰ ان ہو گیا تب اس نے لمبی جوڑی
ایک واقعہ حاتم کی زندگی کا بھی اس ضمن میں
پیش کرنا ہوں جو کہ بہت مشہور ہے۔

حاتم کے زمان میں جو بادشاہ تھا وہ یہ
چاہتا تھا کہ سعادت میں میرا نام حاتم سے کہیں
زیادہ ہو جائے جس کے لیے وہ بے انتہا
پرسے خرچ کرتا تھا مگر وہ مقبولیت جو حاتم
کی حقیقت وہ اُسے نصیب نہ ہوئی آخوند جب
روضوں کو دیکھنے

الصاف اور ترقی کے لئے وقف یک سال

ہمارے عزائم:

- ہر گاؤں پنجاہیت میں مقامی مسائل کے حل کے لیے، کسان سیو اکینڈر کا قیام۔
- آپاٹھی سے متعلق مسائل کے مقامی سطح پر حل کے لیے جن پس پچائی بندھو کی تشكیل۔
- پانچ ایکڑ آراضی کی بے سہارا بیوہ مالکہ کسان آپاٹھی رکان سے مستثنی۔
- علاحدہ اتر اپنل ریاست کے قیام کے لیے تجویز منظور۔
- سیلس ٹیکس سے متعلق طریقہ کار آسان نیز متعدد اشیاء سیلس ٹیکس سے مستثنی۔
- نزول آراضی کا بندوبست نیز اس سے متعلق معاملات پیٹانے کے عمل کو آسان بنانا۔
- صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کی خاطر مسائل کے حل کے لیے "شکل وندو سمیم" کا بندوبست۔
- صنعتوں کو "توانائی پلانٹ لگانے کی اجازت۔
- وراثت کے غریمنازعہ معاملوں کو نہیا نے کے لیے مقرہ مدینی پروگرام۔
- ضلع صدر مقام کے اسپتاں میں پینے کے پانی کیلئے شکل، بلار کاٹ کام کیلئے جرمیٹر بسیں نیز صحت کی جائیں گے آؤں اماز۔
- وظائف کے لیے لامر کریت نیز متعلقہ طریقہ کار آب آسان
- امتحانات پر نقل کی پابندی کے لیے آرڈی نس۔
- درہائی مائن کے حل کے لیے بخی اداروں کی افزائی۔

اپے کی کامیابیاں: — گذشتہ تیس سال تاریخ میں بہلی بار سائے یوہاں پر امن طور پر منائے گئے۔

- مافیا نظام کی بالا کستی ختم۔
- ہری دوار کیجھ میلہ کامیابی کے ساتھ منعقد۔
- درج فہرست ذاتی رقبیلوں، مزدوروں اور استعمال زدہ لوگوں کا انتہا (فلاح و بہود)
- مربوط وہی ترقیاتی پروگرام کے تحت مستغیر ہونے والے درج فہرست ذات رقبیلہ نیز تواتر میں فیصد ۵۵ اور ۳۲ سے بڑھ کر ۴۰ اور ۲۸۔
- دہساں میں پینے کے پانی کی اسکم کے تحت گذشتہ سال سے کہیں زیادہ یعنی ۲۱،۲۳۳ سینڈ پپ لگائے گئے۔
- گئے کی قیمت میں چار روپے فی کوئنٹ کے اضافے سے ۳۱ لاکھ کسان مستغیر۔ اسیں ۱۵ اکروڑ روپے کی مزید آمدی۔
- گذشتہ سال کی ۵۵،۲۸ لاکھ روپے شکر کی پیداوار کے مقابلے میں ۳۳،۱۶ لاکھ سن کی ریکارڈ پیداوار۔
- صنعتوں کے لیے منظوری کے سامنے میں اتر پردیش پورے مدنک میں آگئے۔
- دو دھکے کی پیداوار میں گذشتہ سال کی برابر نسبت ۲۰ فیصد کا اضافہ۔
- امناد باہی زمرے میں نئے ریکارڈ۔ گذشتہ سال سے ۱۸ فیصد زیادہ جموی طور پر ۵،۵ کروڑ روپے کا فصلی قرض تقیم، وصولی بھی ۴۳ فیصد زیادہ۔
- منصوبے کا ۴۰ فیصد گاؤں لگائے گئے۔

- ٹکڑے اطلاعات و الاطعام اور بہادری**
- خود روزگاری کے لیے، "ٹرالسیم" اسکم تحت گذشتہ سال سے ۱۸ فیصد زیادہ کامیابی۔
 - سرکاری گہوں کی خریداری میں کوئی کٹوتی نہیں۔
 - دو دھکے کی پیداوار کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے ۷۲۵ مکانوں کے الٹنٹ کا نیاریکارڈ۔
 - رہائشی ترقیاتی بورڈ کے توسط سے ۵۰۰ مکانوں کے الٹنٹ کا نیاریکارڈ۔

ہمارے عزائم:

فاد سے پاک ریاست اور خوف سے پاک سماج

نئی سرکار جنتا کے دوار

اچھی سرکار، صاف سحر انظم و نسق

ترقی کے مراحل،

گاؤں، عرب کسان

بھلی جھوپڑی کا انسان

بے روزگار نوجوان

ناری کا سماں (عورتوں کا احترام)

ہمارا لشان

درج فہرست ذاتی رقبیلوں، مزدوروں اور استعمال زدہ لوگوں کا انتہا (فلاح و بہود)

ہمارے فیصلے

جرائم کی زمرة بندی اور موثر حکمت عملی

گناہ کار کو جھوڑ و مرت، بے گناہ کو جھوڑ و مت

درستگر دی سے نہیں کے لیے خصوصی بندوبست۔ پچاس کروڑ روپے کی مزید رقم منظور۔

خود روزگاری کے لیے، "ٹرالسیم" اسکم تحت گذشتہ سال سے ۱۸ فیصد زیادہ کامیابی۔

دوسرا بھی ۱۰ فیصد گاؤں لگائے گئے۔

رضاویں کمپنی کے لیے ۱۲۹ اضلاع لانسنس سے مستثنی۔

مختلطف اتفاقی ندوی

بندجاں درکی تصویر بنا نا اس کا فول
ین اس کے لیے دکان کھونا شرعاً
ممنوع ہوگا۔

الطباطبائی

التوسعة

اسدھال اور پتے

(دوسری قسط)

کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیے مصنوی
دودھ کی فراہمی کے سچائے اس کے دوہرے
پر زور دیا جانا چاہیے اور اگر مصنوی
دودھ فراہم بھی کیا جائے پوری طرح آلات
رعنادت کو جراثیتی تغذیہ سے محفوظ
رکھنا چاہیے۔

جسم میں باندھ کی اور دیگر الکڑو
لامس کا بدل فراہم کرتے رہنا چاہیے۔
اور وقفو و قفو سے اسے بچوں کو دیتے
رہنا چاہیے۔

مشتوی : یہ تو بینادی علاج
ہے جسیکہ ترمذی جذبی امور پر توجہ
مرکوز کرنی چاہیے۔

(الف) مصنوی دودھ اور آلات رعنادت
کے استعمال کے متعلق بھی معلومات
قوی بیانے پر تشرکتے رہنا چاہیے۔
(ب) بہتر تغذیہ اس کا دودھ ہے اس
کا احساس ماڈل کو دلانا چاہیے۔

(ج) صاف سترہ بانی کا انظام۔

(د) طبی عادات پر بوجوں کو اسنا جلیے
ہمیشہ صابن سے باخود ہونا چاہیے۔

(۱) سبزی دیپرہ دھو کر پکانا چاہیے۔

(۲) اسہال کے علاج کے لیے بڑی تعداد
بوجوں کو صحیح معلومات فراہم کرنا۔

دھنپ

جو لائی ۱۹۹۲ء

علاج اور تماریرو

بچوں کی تغذیہ
یہ بات قابل ذکر ہے کہ بچوں میں شر
رضوان الحسن

۳۶

اموات کا چوتھائی حصہ اسہال کے
استعمال بسا اوقات انتہائی تکلیف ہے
کم سب سے ۵۰ میلین بچے افریقہ، لاطینی
امریکہ میں سالانہ اسہال حارے سے متاثر
ہوتے ہیں اور ۷۰ میلین بچے لعمدہ اجل بن
پس بایس معنی ان میں قابضات کا استعمال
مشلاً خسرہ اور کالی کھانسی وغیرہ امراض
آنٹوں میں انسداد پیدا کر دیتا ہے اور
کی شرکت سے بچوں کی سالانہ شرخ
دواں کے مقابلے جراثیم کی وقت مدت
اموات ۱۵ میلین تک بینچے جاتی ہے۔
بھی شفا میں تاخیر پیدا کر کے ایک
بڑی کلفت کا پیش خبرہ بی جاتی ہے۔
بنجکوں کے طور پر اسہال کے پہلو پر یہ علو
سوڈیم اور پوتاشیم کی کمی ہو جاتی ہے جو
بالآخر جسمانی وقت مدت مافعت کم کر دیتے
ہیں۔ بچوں کو طویل و قسطی تک گائے یا
بیٹھ کر دودھ پر رکھنا اور کافی
دوسری غذا فراہم نہ کرنا بھی اسہال کا
متاثر ہو جاتے ہیں، نیز بار بار اسہال
کی بنا پر دزن گھنٹا شروع ہو جاتا ہے
سبب بن جاتا ہے۔ نامناسب انداز
سے زائد غذا کے استعمال سے بچوں
کو نقصان بینچے سکتا ہے۔

اسہال کے آندیشہ اور خطرات

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بچوں میں شر
رضوان الحسن

س۔۔۔ فرض نمازوں کے بعد ذکر بالہجر
کر سکتے ہیں؟

جواب : ہاں فرض نمازوں کے بعد
ذکر بالہجر کرنا درست ہے میکن اس کا
خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسن دن و لائل
پڑھنے والوں کو حرج لاحق نہ ہو۔

سے : چندہ کی رقم سے مشرک
کی زمین خرید کر اس پر مسجد بنو سکتے
ہیں یا انہیں نیز زکوہ کی رقم سے مسجد
کی زمین خریدی جا سکتی ہے یا انہیں؟

ج : ہاں چندہ کی رقم سے غیر مسلم کی زمین
خرید کر اس پر مسجد بنانا جائز ہے لیکن
زکوہ کی رقم مسجد کی زمین خریدنے میں
استعمال نہیں کی جا سکتی ہے۔

س : ایک شخص کی اتنی حیثیت
نہیں ہے کہ وہ اپنے بڑے کا عقیقہ کرے
تو کیا اس کو قرض کر عقیقہ کرنا باید۔
ج : اگر حیثیت نہ ہو تو قرض کے کر
عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

درحقیقت

۱۔ وہ مرد، مرد نہیں جس میں جرأت و محبت ہو
۲۔ وہ عورت، عورت نہیں جس میں شرم و حیا
نہ ہو۔ ۳۔ وہ انسان، انسان نہیں جس
میں اخلاق و شرافت نہ پو

جو لائی ۱۹۹۲ء

۳۷

یہ کوئی دعا نہ فریض کی وجہ سے
مسجدہ ہو کر نا لازم تھا۔ اور مذکورہ شخص نے
مسجدہ ہو نہیں کیا بلکہ انہیں کا اعادہ لازم تھا۔
سے : قربانی کے دنوں میں عقیقہ
کر سکتے ہیں یا نہیں؟
ج : مذکورہ عورت پرے ہر کسی
معحق ہوگی۔

ج : ہاں، قربانی کے دنوں میں عقیقہ
کر سکتے ہیں۔

س : کیا ایسے جانور کی قربانی کر سکتے ہیں
جو صرف ایک آنکھ سے دیکھتا ہو؟

ج : ایسے جانور کی قربانی کرنا جائز
نہیں ہے۔

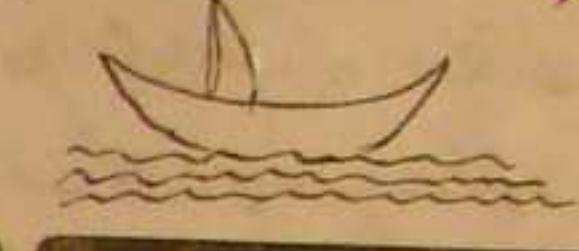
س : کیا فوٹو کھنپنے کی دکان کر نہ لوت
سے ہو جائے گا جس سے ایجاد و
قبول سمجھ میں آجائے اور اس کی مراد
معلوم ہو جائے۔

س : ایک شخص نے نمازوں تریس
حدیث شریف میں آتا ہے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسے اشد
الناس عذاباً بایوم القيامت المصورون

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب
کے متحقی تصور برنا نے دلے ہوں گے۔

ج : ہاں، نماز کا دہرانا واجب ہے
رضوان الحسن

۳۸



کشت

سخت ہے۔
پانی بوجلا ہے تو اس کو خدا
کے موافق رکھ سکتا۔ آسمان
پرستا در زمینِ اگلی تھی۔ آسمان
معلوم ہوتا کہ چلنی ہے جس کوئی روک
نہیں سکتا، اوپر سے پانی نپھے سے
پانی، عرض پانی ہی پانی تھا۔
چاروں طرف سے پانی نے گھیر لیا۔
اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؐ کو حجی بھی

کہ تم اپنے گھر والوں اور مسلمانوں کو کے
کراس بستی سے نکل جاؤ اور اپنے
ساختمان جانور کا ایک ایک بوزارے و،
آج کے دن اس طوفان سے کوئی
نجات نہیں پاسکتا، حیوان ہو یا انسان۔

حضرت نوحؐ نے کشتی پر اپنے
گھر والوں کو اور تمام مسلمانوں کو اور
ہر جاوز کے ایک ایک بوزارے کو
بھٹکا لایا۔ پھر خود بیٹھ گئے اور کہا۔
لِسْمِ اللَّهِ مَبْرُيْهَا وَ مَرْسَلَهَا
إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ۔ اندر کے نام کے ساتھ اس کا

چلنا اور رکھنا ہے، بیشک میرا رب
نخستہ والا مہریان ہے۔

کشتی چلی موجوں کو چرتی، پھر دوں
سے مکراتی ہوئی، موجیں اس غصہ
تھا کہ جس کا تم ہم کو خوف دلاتے ہو
کی اندر ہی تھیں جیسے بڑے بڑے
پھاڑ دیا میں تیر رہے ہوں۔ (باقی ۲۹)

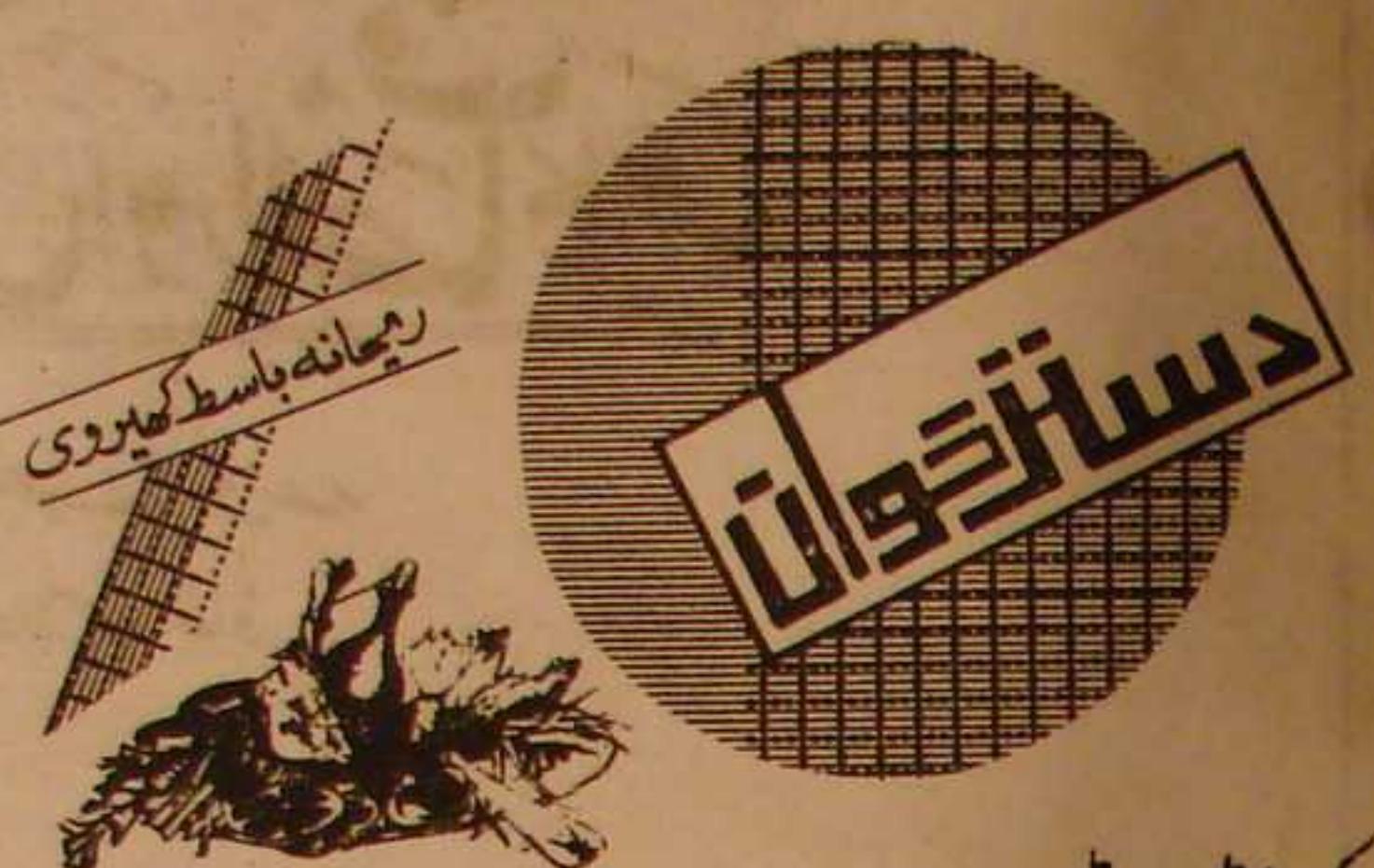
طوفان۔۔۔ آگیا اللہ کا وعدہ
جس کا اس قوم کو انتظار تھا جس کے

لیے انہوں نے حضرت نوحؐ سے کہا
تھا کہ جس کا تم ہم کو خوف دلاتے ہو
اگر تم سچے ہو تو ہے اور۔۔۔

اندر کا عذاب خدا بچائے بہت ہی
اس کو ریت میں چلاو گے یا

رعنان نکلنے

۳۸



ترکیب تیاری:-

اول چاول کو بھگا کر خوب باریک
ہیں لیں پھر پارچے تر زیب میں جھان
لیں۔ تال مکھانوں کو دودھ میں بھگو کر
مکھانوں میں۔ اب دودھ، کھویا، چاول اور
مکھانوں کے مخلوں کو ملا کر آپ پر رکھیں
اور برابر چلاتی رہیں ذرا بھی غفلت
نہ ہو رہے بھتیاں پڑنے کا اندازہ رہے

گا۔ جب یہ آمیزہ یک جان ہو جائے اور
قدرے گاڑھا ہونے لگے تب شکر

ڈال دیں اور دھیمی آپ پر دھیر دھیر
چلاتی رہیں۔ دھیان رہے کھیرے
لگتے۔ پائے۔ محسوس پڑ جانے کے بعد
کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔ اب آپ دیکھیں

مرضی کے مطابق کھیر تیار ہو گئی ہو تو پیشی
نپھے انداز کر کر دیں۔ کیوڑا اضافہ کر کے
پیا یوں میں منظم کر کے جما جاتے ہیں۔ پستے

باریک تراں کر اور پسے ڈال دیں اور
چاندی کے درقوں سے زینت بڑھا کر
مہماں کو پیش کریں۔ ۰۰۔

لعقیہ: کشتی

جب محوی دیباڑہ کے وہ غصب دھائے
ہیں کہ الہی توہہ، پھر یہ تو زبردست تقدت
والے کا بھیجا ہوا عذاب تھا۔ حضرت نوحؐ
کی قوم اندر کے عذاب سے بھاگتی بھری تھی
اور کہیں بچاو کی صورت نظر نہیں آئی تھی اس کے
عذاب کوں بچا سکا ہے (باتی اگلے شمارہ میں)
عذاب کا عذاب خدا بچائے بہت ہی جولائی ۱۹۹۲ء

کسر ڈب ریڈ

اجزاء ترکیبی:-

ڈبل روٹی	ایک عدد
دودھ	۵۰۰ گرام
شکر	۲۵۰ گرام
کسر ڈب اور ڈر	پیس ہبون
گھی	حسب ضرورت
بادام مقشر	(بادام توڑ کر جھوڑی دیر گرم پر بادام کی ہوایاں ڈال کر نوش فرمائیں۔

شاہی کھیر

مشہولات:-

دودھ	ایک کیلو
کھویا	۲۵۰ گرام
چاول	۱۰۰ گرام
شکر	۴۰۰ گرام
مکھانا	چھیس گرام
کیوڑہ	بعد رنالقہ

طریقہ تیاری:-

پہلے توہڑے دودھ میں کسر ڈب اور ڈر	اچھی طرح گھول لیں۔۔۔ ۳۰ گرام دودھ کے اندر۔۔۔ اگرام شکر ڈال کر آگ پر رکھیں تو اس جب ایک تار کا ہو جائے تو اس میں کسر ڈب کا مخلوں ملا دیں اور دودھ کو برابر چلاتی رہیں۔۔۔ گاڑھا ہو جانے
پستہ، ادراق چاندی	رسانہ باسط کیا ہوئی